رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریۃ

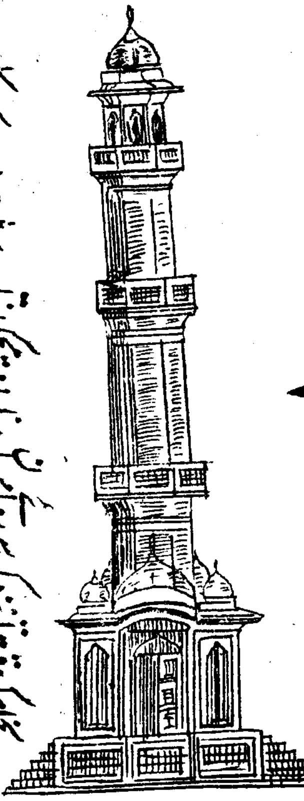
الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سی باہر سے ۸ (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے ۱۲



فہرست مضامین

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۵ء مطابق ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالونکے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبد القادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت مین چند ایک سوالات لکھے ہین - جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط مین تحریر فرمائے ہین اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر مین درج کرنے کے واسطے عطا فرمایا ہے - اس خط مین حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہین - چنانچہ وہ خط ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کا خط مجھہ کو ملا - سوالات کے جواب حسب ذیل ہین -

(۱) جو شخص سچی ارادت سے مریدون مین داخل ہوگا - اور سچا مسلمان بن جائیگا - مین امید رکھتا ہون کہ خدا تعالے دنیا اور آخرت مین اس سے بہتری کرے گا -

۲ - اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے - تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالے معجزات دکھا چکا ہے جنکے لاکھون انسان گواہ ہین اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہین اور مین اپنے افترا سے معجزہ چاہتا ہون اور ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالےٰ کو نہ اوس کی پروا ہے نہ اُس کی بیعت کی -

۳ - کرشن ہونے کا دعوےٰ خدا تعالےٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک مین نبی ہوتے رہے ہین پس یہہ شرارت ہے کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو برا کہا جاوے - وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر -

۴ - مینے ثناء اللہ کو ہرگز نہین کہا کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنۃ اللہ علی الکاذبین بلکہ خود اُن آریہ سماج والون کے مکان پر اُترا جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیا نکالتے تھے جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہین ایک غیرت مند مومن کا کام نہین کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گروہ مین اُترے نہ میرے پاس وہ آیا نہ آنے کی خواہش ظاہر کی مینے اوسکو کب کہا کہ تم چورون کی طرح میرے پاس آؤ وہ ہرگز میرے پاس نہین آیا ہان قادیان مین آریہ سماج والون کے پاس آیا اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے - کہ یہ کیونکر دشمنان اسلام کے پاس اُترا جن کا طریق توہین اسلام ہے کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہین کر سکتا کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جاوے - جہان حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیان دیتے ہین اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے وہ میرے دروازہ پر نہین آیا تا مین اُس کی خاطر داری کرتا بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر گیا اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے تو مین بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہون کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین -

قولہ - آپنے پیشگوئی کی تہی کہ طاعون کا قادیان مین اثر نہ ہوگا - اور میرے مریدون سے کوئی اس مرض مہلک مین گرفتار نہ ہوگا اور اس کے برعکس ہوا -

الجواب - مین نے کوئی ایسی پیشگوئی نہین کی کہ قادیان مین طاعون سے کوئی نہین مرے گا بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تہی - کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر مین تیری عزت کا پاس نہ کرتا تو قادیان کے تمام لوگون کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤن مین اکثر شریر اور خبیث ناپاک طبع ہین خدا تعالےٰ نے فرمایا تہا - انی احافظ کل من فی الدار یعنی مین قادیان مین طاعون بھیجون گا اور مین ان سب لوگون کو بچا لونگا جو تمہارے گھر کی چہار دیوار کے اندر ہین اب ظاہر ہے کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تہا تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہوئے - کہ مین اس گھر کے رہنے والون کو بچا لونگا اب مین یہ بھی بتلاتا ہون - کہ شریر اور مفسد طبع لوگون نے کہان سے ایک جھوٹی بات بنالی - پس اس کی جڑ یہ ہے - کہ ایک یہ وحی الٰہی تہی - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریۃ یعنی خدا تعالےٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والون سے دور نہین کرے گا جب تک وہ اُن خیالات کو دور نہ کرین - جو اُن کے دل مین ہین - اور وہ اوس گاؤن کو یعنی قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچا لے گا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے - جیسا کہ اس نواح مین کتنے دیہات نابود ہو گئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا - یاد رہے کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی مین ہے یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ - اس لفظ کے عربی مین یہ معنے ہین کہ ایک حد تک مصیبت دکہلا کر پھر اپنی پناہ مین لے لینا اور بکلی برباد نہ کرنا - یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان مین ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے - الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی ظاہر ہے کہ

خدا تعالیٰ نے اوّل آپ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کیا اور نبیؐ ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیرو دار دشمنے - اور پہر بعد مدینہ کے پناہ دی - پس اوس کے لفظوں میں شرط ہے - کہ جسکو پناہ دی جائے وہ اوّل کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو - یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے - جس کے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنا ئے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تہا کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا اب اسکا بہی بجز اسکے ہم کیا کہیں - کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین - اور یاد رہے کہ پیسہ اخبار والے کو ناحق سے قدیم بغض ہے - اور خلاف واقعہ لکہنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے* اور میں اس بارہ میں مدت ہوئی - چند کتابیں شایع کر چکا ہوں اور عام طور پر بتلا چکا ہوں - کہ ایسی کوئی مجہے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنی ہوں - کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی - اب اگر آپ کا دعوے ہو - کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شایع کی تہی - تو اسکو پیش کرنا چاہئے - میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں نے ایسی کوئی وحی شایع نہیں کی - جس کے یہ معنے ہوں - کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی اب اگر کوئی کہے - کہ شایع کی تہی - تو بجز اس کے کیا جواب دوں - کہ لعنت اللہ علے الکاذبین - پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شایع کی تہی - کہ ان میں سے کوئی نہیں مرے گا - یہ بہی سراسر جہوٹ اور افترا ہے - صرف یہ وحی الٰہی شایع کی تہی - اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے - اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اون کے ایمان میں نہ تہا - وہ امن میں رہیں گے - پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر کہہ سکتا ہوں - کہ ایک بہی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا - باقی

---

* پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکہنے کا یہ نمونہ کافی ہے - کہ قادیان میں بعض اموات جو اور اور بیماریوں سے ہوئی تہیں - اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص کتے کے کاٹنے سے مرا تہا - وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں ورنہ ارد گرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے - کہ گویا نہیں ہوئی - اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں - بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا ہے - کہ اب صرف تین سو باقی ہیں - پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور اجرام کو دیکھ کر دینے کی نسبت بجز اسکے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علے الکاذبین اس نے یہی خلاف واقعہ تحریر کیا کہ فلان فلان آدمی طاعون سے*

مر گئے - حالانکہ ان کو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے - بلکہ اب تک زندہ موجود ہیں - منہ

وہ لوگ ... اور اون کی ... وہ پاک تعلق نہیں جو ظلم اور قصور سے ان کو مبترّہ کرے - یہ پیشگوئی اون کی ذمہ دار نہیں - ابہی بہت تہوڑے ہیں - جو شخص مجہہ سے سچی محبت رکہتا ہے - اور میں بہی اس سے محبت رکہتا ہوں - اور نفسانی اغراض سے پاک ہے - اور وفا اور صدق کامل طور پر رکہتا ہے اور ٹہوکر کہانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکہتا اور متقی ہے اور کسی ابتلا کے وقت مرتد ہونے کے لئے تیار نہیں اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجہتا ہے اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکہتا اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونیکا خانہ اس کے دل میں موجود ہے وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا کیونکہ ایک قسم کا مجہہ سے اتحاد رکہتا ہے - مگر بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم مرید ہیں مگر وہ مرید نہیں - وہ پورے زور سے تقویٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے اور دنیا کے گندوں کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجہہ سے تعلق نہیں رکہتے ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکہتا ہوں - کہ وہ گرے وہ گرے - پس درحقیقت اون کو مجہہ سے تعلق نہیں اور نہ مجہے اون سے تعلق - اور اگر وہ قیامت کو بہی میرے پاس آویں - تو مجہے کہنا پڑیگا - کہ مجہہ سے دور رہو کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا - ہاں ایسے بہی ہیں کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں یعنی اون میں شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہوں مگر شہیدوں میں لکہے جائینگے اور طاعون اُنکے بہشت کا ذریعہ ہو جائیگا کیونکہ ایک حصہ صدق کا اون میں ہے جو کامل نہیں -

اعتراض نمبر ۵ - مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا - اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی -

الجواب - وحی الٰہی میں یہ نہیں تہا - کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی - بلکہ یہ تہا کہ ضرور ہے کہ اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تہا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا - الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں سیکفیکہم اللہ ویردھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پہر اوسکو تیری طرف لائے گا - جاننا چاہئے کہ ردّ کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جاوے اور پہر واپس لائی جاوے - پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تہی یعنی ہمارے چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تہی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بہائی کی لڑکی تہی - یعنی احمد بیگ کی - پس اس صورت میں ردّ کے معنی اوس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تہی - اور پہر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی - اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ

... سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتہم کی پیشگوئی کی طرح یہ بہی شرطی پیشگوئی ہے - اس لئے کسی میعاد سے اسکو تعلق نہیں - اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے - اور اگر کوئی یہ کہے کہ ردّ کے یہ معنی نہیں تو بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنت اللہ علے الکاذبین -

بے شک یہ سچ ہے کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی - مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی - بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں - باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں - جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی - اس میں راز یہ ہے کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے - خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں خواہ کسی اور طرح - وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کیوجہ سے ٹال سکتا ہے - یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے - اور منکر اسکا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے یعنی محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تہی - میعاد کے اندر مر چکا - پس یہ تو محل تصدیق ہے - نہ جائے اعتراض اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی کہ اس پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی - یعنے احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی - اور اس واقعہ نے ان کے دلوں میں سخت خوف ڈال دیا کیونکہ جب کہ وہ شخص پیشگوئی کے زد میں تہے اور ایک اون میں سے میعاد کے اندر مر گیا - تو یہ بات ایک طبعی امر تہا - کہ دوسرا شخص اور اسکے اقارب کو خوف دامنگیر ہو جاتا پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا - اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں سنت ہے - کسی حد تک تاخیر ہو گئی - کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالیٰ بلا کو جسکا ارادہ کیا گیا ہے ٹال دیتا ہے - یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے -

۶ آپنے فرمایا تہا کہ وہ ملعون مردار ہو کر مر جائے گا - یا وہ جگہ آپ کے ہاتہہ آئے گی - مگر انتک کوئی بات ظہور میں نہ آئی -

الجواب - میں اس اعتراض کو سمجہا نہیں - آپ اس ملعون کا نام لیں - مجہے بالکل معلوم نہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ جگہ کونسی ہے اور وہ مرتد کون اور الہام کون سا ہے - اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے -

مکرر اس قدر لکہنے کی ضرورت ہوئی کہ پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی - بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تہی - کہ استقدر طاعون سے فوت ہو گئے ہیں حالانکہ اس فہرست میں بہت

سے ایسے افراد ہیں جو اموات درج ہیں - اس سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بہی ہوئی تہیں - مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تہا - اور ضرور تہا کہ کسی قدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی یہ آپ نے کس کے منہ سے سن لیا کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تہا کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی اور آپکا یہ کہنا کہ قادیان کی نسبت شکارپور دار الامان ہے - یہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے معلوم نہیں کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے کہ یہ گستاخی کے کلمات آپ کے منہ سے نکل گئے اور یہ آپ کا کہنا کہ اب قادیان میں صرف ۳۰۰ سو آدمی کی آبادی باقی ہے یہ آپ کو کس نے سنایا لعنت اللہ علے الکاذبین - قادیان کی آبادی قدیم سے ۳ ہزار سے کچھہ تہوڑی ہے اور اب بہی اسی قدر ہے کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا کہ ایک بہی مرا ہے -

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد - مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

دار الامان کا ہفتہ

چونکہ اخبار ۲ جولائی ۱۹۰۵ء کو ختم ہوا ہے اسلئے اس تاریخ تک کی ضروری خبریں درج کر دی ہیں ایڈیٹر -

۱ - اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں اور تصنیف اور دعا میں لگے ہوئے ہیں - ۳۰ جون کو آپ فرماتے تہے کہ اب بہت جلد قادیان چلے جانے کا ارادہ ہے میں صرف اس امر کا منتظر ہوں کہ ذرا بارش ہو جاوے یکم جولائی کی شب کو بارش کا آغاز ہوا - ۲ جولائی کی صبح کو اعلےٰ حضرت نے کوچ کا حکم دیدیا - چنانچہ ظہر کی نماز پڑہ کر حضرت اقدس بخیریت اور خدا کے فضل کے ساتہہ واپس قادیان آ گئے - باغ میں جو چہل پہل تہی - وہ اب قادیان میں ہے - احمدی محلوں میں خوب رونق ہو گئی ہے -

۲ - بزرگان ملت کی صحت بہی الحمد للہ بہت اچھی ہے حضرت اقدس کے ہمراہ کل قافلہ واپس آ گیا -

۳ - ہفتہ زیر اشاعت میں خفیف زلزلہ محسوس ہوا -

۴ - ۳۰ جون ۱۹۰۵ء کا دن عجیب دن تہا حضرت حکیم الامۃ کے خلف الرشید عبد الحی کی ختم قرآن کی تقریب تہی - جمعہ سے پیشتر حضرت مخدوم الملت نے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد سلمہ الاحد کے چند دعائیہ اشعار جو انہوں نے اس تقریب پر لکہے تہے اور جو انکی میں دوسری جگہ درج ہیں پڑہ کر سنائے - خاکسار ایڈیٹر الحکم نے انکو چہاپ کر ہی دونوں تقسیم کر دیا تہا - پہر منشی عبد الرحیم صاحب مدبر نے پوربی زبان میں مبارکباد پڑہی اور محمد یحییٰ نام طالب علم نے اپنی نظم سنائی - اسکے بعد حاضرین میں مٹہائی تقسیم ہوئی - اور پہر نماز جمعہ پڑہی گئی - خطبہ میں حضرت مخدوم الملت نے بتایا کہ ہم کبہی بہی بناوٹ کے لئے کوئی خوشی نہیں کرتے اور نہ اس کی ضرورت ہے بلکہ یہ خوشی کا اظہار محض اس لئے ہے کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کی ایک

تفسیر القرآن [illegible] زبان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور جو زندگی خدا کے سامنے ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں وہ اس سے بے نصیب ہیں پس تم یاد رکھو کہ تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے [illegible] روح القدس تمہیں مل سکتا ہے مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جاوے کہ اسکے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسانی کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اسکے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کیلئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اسوقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اوس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جسکو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جسکو یقین ہے کہ اسکے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار بھوکا خونخوار شیر ہے اسکا قدم کیونکر بے احتیاطی و غفلت سے اوس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر [illegible] یقین ہو۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اوس آگ میں [illegible] ڈال سکتے ہو

اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اس پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری کا جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہونچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق و ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اسکی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اسکا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھکر انکی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اسکا حسن اسکو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اسکو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اسی وقت گناہ سے خلاصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور [illegible] جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بیباکی کی جڑ بیخبری ہے جو شخص خدا کی [illegible] معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پرزور سیلاب اسکے گھر کی طرف متوجہ ہو گیا ہے اور یا اسکے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرا سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعوے کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالت پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اوس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے جو ہے ست نہ ہو جو نیچے کی طرف جاتا [illegible] بنو بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح نہ بنو کہ کینچلی اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت [illegible] کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور [illegible] پاک ہو جاؤ کہ

اور یہ پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم ان نعمتوں کو کیونکر پاسکو اسکا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ انکی نماز اور انکا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے اون کا وارد ہونا ضروری ہے

(۱) پہلے جبکہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اسکے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جسکا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اوسوقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اوسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اوس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اسکا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اوسوقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہیں [illegible] ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو سو یہ حالت اوس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم

ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر اسوقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اسکی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تمکو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشا مقرر ہے۔

(۵) پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اوس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھکر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نکرو کہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائیگا پس قبل اسکے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہوں میں راستباز ہیں اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپروا ہے اوس کے تمام نوکر چاکروں کا گناہ اوسکی گردن پر ہے ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو: دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی

ر[illegible] ہے کہ [illegible] کرتے تھے [illegible] اور آخرت [illegible]
[illegible] ہو [illegible] انسان [illegible] زیادہ بہتر [illegible]
زیادہ [illegible] اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ
عیاشی میں بسر کرنا [illegible] زندگی [illegible] حد سے زیادہ
بد ظنی اور [illegible] ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے
زیادہ خدا [illegible] کے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا
ہونا لعنتی [illegible] ایک امیر [illegible] کے حقوق اور
انسان کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائیگا [illegible]
فقیر [illegible] بہت زیادہ۔ پس کیا بد قسمت وہ
شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا
سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی
بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے
لئے حلال ہے غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی
کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار
ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے
طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی
کو نہیں پائیگا یہانتک کہ مریگا۔ اے عزیزو تم تھوڑے
دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ
گذر چکی سو اپنے مولی کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ
جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں
تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالے کی ناراضگی
سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے
متقی ٹھیر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔

اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری
جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیگا ورنہ تمہاری
جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر
یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی
بسر کرو گے اور تمہاری [illegible] آخری دن [illegible]
[illegible] غصہ کے ساتھ [illegible] گذر [illegible] اگلون
[illegible] بہت [illegible] ہو سو
[illegible] اور [illegible]
اور [illegible] [illegible]
بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے [illegible] مت کرو اور
آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو یہی راہ
نجات کی ہے۔

اے علماء اسلام میری تکذیب میں جلدی مت
کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے
سمجھ نہیں سکتا۔ بات کو سنکر اسی وقت رد کرنے کیلئے
تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقوے کا طریق نہیں ہے اگر
تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں اور اگر تم نے بعض
احادیث کے الٹے معنے نہ سمجھے ہوتے تو مسیح موعود کا
جو حکم ہے آنا ہی لغو تھا تم سے پہلے یہ عبرت کی جگہ موجود
ہے کہ جس بات پر تم نے زور مارا ہے اور جس جگہ تم نے
قدم رکھا ہے اسی جگہ یہودیوں نے رکھا تھا یعنے جیسا کہ
تم حضرت عیسے علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر
ہو وہ بھی الیاس نبی کے دوبارہ آنے کے منتظر تھے
اور کہتے تھے کہ مسیح تب آئیگا جب کہ پہلے الیاس
نبی جو آسمان پر اوٹھایا گیا دوبارہ دنیا میں آجائے گا
اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونیکا
دعوے کرے وہ جھوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث
کی رو سے ایسا خیال رکھتے تھے بلکہ خدا کی کتاب
کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے اس ثبوت میں پیش کرتے تھے
لیکن جب حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنی [illegible]
یہودیوں [illegible] دعوے کر دیا اور
الیاس آسمان سے [illegible] دعوے کی شرط
تھی تو یہ تمام عقیدے یہودیوں کے باطل ثابت ہوئے
اور وہ جو یہودیوں کے خیال میں تھا کہ ایلیا نبی بجسمہ
العنصری آسمان سے نازل ہوگا اسکے آخر کار یہ معنے
کھلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص
ظاہر ہو جائیگا اور یہ معنے حضرت عیسے نے خود بیان
فرمائے کہ انکو دوبارہ آسمان سے اتار رہے ہو۔ پس
تم کیوں ایسی جگہ ٹھوکر کھاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے
یہود ٹھوکر کھا چکے ہیں ہمارے مخالف میں سے سزا کا
یہود کی سو یہود میں تم اونکو [illegible] ہو کہ کیا یہود
کا بھی اعتقاد نہیں [illegible] پہلے
وہ خدا جس نے [illegible] سے
اتارا اور یہود کے سامنے [illegible] سے کام
لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسے کو اتاریگا جسکو تم

دوبارہ [illegible] ہو ابھی لے تم مسلیت نم منکر ہو اگر
شک ہے تو کوئی [illegible] عیسائی اس ملک میں موجود ہیں
اور ان کی انجیل بھی موجود ہے ان سے دریافت کرو کہ کیا
یہ سچ نہیں ہے کہ حضرت عیسے نے یہی کہا تھا کہ ایلیا
جو دوبارہ آنے والا تھا وہ یوحنا ہی ہے یعنی یحییٰ
اور [illegible] کر [illegible] کی پرانی امیدوں کو خاک
میں ملا دیا اگر ایسا ہی حضرت عیسی ہے کہ عیسے
نے ہی آسمان [illegible] تو اس صورت میں حضرت
[illegible] سچا نہیں ٹھر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس
آنا سنت اللہ میں داخل ہے تو الیاس نبی کیوں واپس
نہ آیا اور کیوں اس جگہ یحیی کو الیاس ٹھیرا کر تاویل سے
کام لیا گیا عقلمند کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے۔

اور نیز جبکہ آپ لوگوں کے عقیدوں
کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا یعنے یہ
کہ مہدی ملکر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے
جنگ کریگا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام
کرتا ہے قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب
کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالے تو قرآن شریف
میں فرماتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنے دین میں
جبر نہیں ہے پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر
دیا جائیگا یہانتک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ
بھی قبول نہ کریگا یہ تعلیم قرآن شریف کی [illegible] اور
کس سیپارہ اور کس سورہ میں ہے* سارا قرآن بار بار
کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر
کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں
دین کو جبراً شایع کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو
بطور سزا تھیں یعنے اون لوگوں کو سزا دینا منظور
تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا
اور بعض کو وطن سے نکالدیا تھا اور نہایت سخت
ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اذن للذین

یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم
لقدیر یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے
ہیں بسبب مظلوم ہونیکے مقابلہ کرنے کی اجازت دیگئی
اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے۔ اور یا وہ
لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنے جو لوگ
اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے یا
اپنے ملک میں اسلام کو شایع ہونے سے جبراً روکتے
تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں
آزادی پیدا کرنیکے لئے لڑائی کی جاتی تھی بجز ان تین
صورتوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے
غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اس کی
دوسری قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے
جو اسکی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی پھر یہ عیسے مسیح
اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل
کرنا شروع کر دینگے یہانتک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ
قبول نہیں کرینگے اور آیت حتی یعطوا الجزیۃ عن
ید وھم صاغرون کو بھی منسوخ کر دینگے یہ دین اسلام
کے کیسے حامی ہونگے کہ آتے ہی قرآن کی ان آیتوں
کو بھی منسوخ کر دینگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
وقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں اور اس قدر انقلاب
سے پھر ختم نبوت میں حرج نہیں آئیگا اس زمانہ میں
جو ۱۳ سو برس عہد نبوت کو گذر گئے اور خود اسلام
اندرونی طور پر تہتر فرقوں پر پھیل گیا سچے مسیح کا یہ
کام ہونا چاہیے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح
پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی
اور سچے ثبوت کیساتھ توڑ دے نہ یہ کہ ان صلیبوں
کو توڑتا پھرے جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی کی
بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر
کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی کی دلیل نہیں

فٹ نوٹ: یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان
پہونچایا ہے اسکا سبب تو یہ تھا کہ عیسے علیہ السلام شراب
پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت
کیوجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو
ہر ایک نشہ [illegible] اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت
معصوم [illegible] کی پیروی کرتے ہو قرآن
[illegible] کو حلال نہیں ٹھیرایا پھر تم کس
دستاویز سے شراب کو حلال ٹھیراتے ہو کیا مرنا نہیں ہے منہ

* جو شخص نبی نوع پر خوف غضبی کو بڑھاتا ہے وہ غضب
سے ہی ہلاک کیا جاتا ہے اسلئے خدا نے سورۃ فاتحہ میں یہود
کا نام مغضوب علیہم رکھا یہ اسبات کیطرف اشارہ تھا کہ
قیامت کو تو ہر ایک مجرم خدا کے غضب کا مزہ چکھے گا مگر جو ناحق
دنیا میں غضب کرتا ہے وہ دنیا میں بھی اس غضب کا
مزہ چکھ لیتا ہے [illegible] سے یہودیوں کی نسبت دنیا
میں غضب ظہور میں آیا اسلئے سورۃ فاتحہ میں ان کا نام
ضالین رکھا گیا ضالین کے لفظ کے دو معنے ہیں ایک تو
یہ کہ وہ گمراہ ہیں اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ کھوئے
جائیں گے یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ [illegible]
جو نے مذہب نجات پاکر اسلام میں کھوئے جائینگے اور رفتہ رفتہ
مشرکانہ عقائد اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چھوڑنے چھوڑتے
بکلی مسلمین موحدین ہو جائیں گے غرض الضالین کا لفظ
میں جو سورۃ فاتحہ کے آخر میں ضالین کی دو دیگر معنوں کے لحاظ سے کہ ایک چیز کا دوسری چیز میں محو ہونا اور کھوئے جانا ہے عیسائیوں کی آئندہ مذہبی حالت کے لئے ایک پیشگوئی ہے۔ منہ

* اگر کہو کہ عربوں کے لئے یہی حکم تھا کہ جبراً مسلمان کئے جائیں
تو جیسا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ ثابت
ہوتا ہے کہ چونکہ تمام عرب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو سخت ایذاء پہونچایا تھا اور بہت سے صحابہ مردوں
اور عورتوں کو قتل کر دیا تھا اور بقیۃ السیف کو وطن سے
نکالدیا تھا اس لئے وہ تمام لوگ جو مرتکب جرم قتل یا معین
اس جرم کے تھے وہ سب خدا تعالے کی نظر میں اپنی خونریزی
کے عوض میں خونریزی کے لائق ہو چکے تھے انکی نسبت بطور
قصاص اصل حکم قتل کا تھا مگر ارحم الراحمین کیطرف سے یہ
رعایت دی گئی کہ اگر کوئی ان میں سے مسلمان ہو جائے
تو اسکا گذشتہ جرم جسکی وجہ سے وہ قابل سزائے موت ہے
بخشدیا جائیگا پس کہاں یہ صورت رحم اور کہاں
جبر۔ منہ

* بعض نادان [illegible] اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب
المنار نے بھی [illegible] یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے
اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر
میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو میں بار بار
کیوں کہتا کہ عیسی بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موت طبعی
سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا
کا بیٹا کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ
سے مجھ سے بیزار نہیں ہونگے۔ پس سنو! اے نادانو
میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات
یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر
کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی
دینے کیلئے ہم پر تلوار چلاتی ہے قرآن شریف کے
رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی
جہاد نہیں کرتی اور انکا شکر کرنا ہمیں اسلئے لازم ہے منہ

(۴۶)

سلسلۂ عالیہ احمدیہ ممالک غیر میں

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے۔ ان میں سے ایک خط تو اس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھ کر مسلمان ہونیکو طیار ہے اور دوسرا اس نومسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ بینڈلٹن مانچسٹر۔ انگلینڈ

۱۴ فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پہلا پرچہ میگزین یعنی جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچ گیا ہے جس کی بابت آپ نے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مین نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی نظریں انتظار میں ہیں۔ مین نے رسل کی کتاب ملینیل ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکے یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لئے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جس کے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسی وقت ہمارے گرجے میں اُترے گا اور وہ اثبات کے لئے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ لڑکوں سے آئیگا۔ حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اُسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں۔ مین خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کر آئی ہے۔ میں اب تک سمجھتی تھی رمضان میں کسوف و خسوف کب واقع ہوا ہے [illegible] صفحہ ۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہو چکا۔ اور زمانہ کی تیج پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہ ہی نظارے پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیبلز نے جس کی ۸۴ برس کی عمر ہے دنیا کے گرد یا پانچویں سفر کے متعلق لیکچر دیا۔ اور اب وہ اپنے وطن کو [illegible] کر [illegible] کو چلا جائے گا۔ گذشتہ ہفتہ [illegible] ہندوستان میں سفر کے متعلق لیکچر [illegible] آپ اس شخص کو جانتے نہیں؟

[illegible] اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی ہمیشہ وہی ہے دیکھو [illegible] خدا کے رسول بسبب مخالفت کے [illegible] اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلا دیا جاتے والا بنجائے بہ نسبت اس کہ کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے"۔ مین نے ریویو آف ریلیجنز کے چند رسالے دوستوں کو بھیجے ہیں۔ ایک لیڈی صاحبہ نے جو میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے۔ میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے۔ یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے آزمائش کا زمانہ ہے اور میں اثبات سے خوش ہوں [illegible] خیالات رد کیا جا رہا ہے۔

مین مریم عیسیٰ کے متعلق پڑھکر خوش ہوں۔ لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسیٰ کی بابت حیران ہوں۔ یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوں کو ان دس گم شدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں میں شریک ہوں۔

آپ کی مخلصہ [illegible]

اکرلینڈ

نیوزیلینڈ۔ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب۔ مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۰۵ء معہ میگزین نمبر ۱-۲ جلد ۴ کے ملی آپکی تمام ہدایات [illegible] میرے لئے بڑی دلچسپی رکھنے والی تھیں۔ اور جو [illegible] میں سے آپ نے [illegible] اٹھایا ہے میں پڑھ کر بہت خوش ہوا خاص کر کے رسم پردہ۔ اور مسلم [illegible] نماز پر۔ اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے۔ مین نے بھی یہ حالت دیکھی تھی جبکہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا۔ بمبئی اور مدراس میں مینے عام طور سے کہا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں۔ مگر ان آدمیوں [illegible] کو کہ چاہئے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت [illegible] اور مجھکو [illegible] یعنی اس موقعہ کو ضائع کر دیا جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں [illegible] تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائیگان نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پا لیا [illegible] میں اسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتی ہے۔ یہ خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے مل گیا یعنی تم اور تمہارا امام۔ میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی۔ جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے جو مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے میں اس وقت کو یاد کر کے جبکہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں اور روحانی طور سے اون لوگون سے ملاقات کرتا ہوں جنہوں نے خدا کے لئے اور اس کے رسول کے لئے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور الفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا سو فت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کر سکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں۔ اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے۔ اور جہاں کہ ہمارا آقا اور استاد رہتا ہے۔

مین دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اوس ہدیہ کو قبول کر لوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لئے میری روح ازبس خواہشمند ہے۔ مین آگے آگے سفر کر رہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہونچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں۔ ۲۱ جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی زاد بوم ملبورن سے روانہ ہوا یہاں تک تو آپ کی خط و کتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں مین نئی خبریں آپ سے سننا چاہتا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤنگا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بن گیا جیسا کہ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ ضرور ہے گا تو میں ان آدمیوں سے ضرور رشتہ اتحاد کر لونگا جو آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہو گیا تو میگزین کی اشاعت سرگرمی سے کرونگا اور آپ کی امید بر آجائیگی کیونکہ میں نے اپنی [illegible] کاموں کے لئے وقف کر دی ہے۔

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور [illegible] بہت محبت والے سلام [illegible] کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بنا دے اور میری طرف سے نہایت عاجزانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمد کی خدمت میں پہونچا دیں اور اُن کو یقین دلا دیں کہ میں ہمیشہ کے لئے آپ کا اور آپکے مقصد کا جان نثار ہوں۔ اور ان تمام بھائیوں کا بھی جان نثار ہوں جن کی تمام امیدیں اس پر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب۔ چارلس۔ فرانسس۔ سورابشت

محمد عبد الحق۔ معرفت جنرل پوسٹ آفس

انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی۔ ایک ہفتہ گذرا ہے کہ میں نے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی اور اب میں نے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں۔ حضرت مرزا صاحب کی نذر کے لئے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہو گیا ہے اس موقعہ پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لئے بہت ہی خواہشمند ہوں۔ اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہو جاؤنگا۔ اور وہاں حضرت مرزا غلام احمد کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کرونگا جس طرح کہ مینے اس کے کام کو سمجھا ہے جس کے [illegible] میں ۱۷ - ۱۹۰۴ میں ہندوستان آیا تھا۔ ریویو آف ریلیجنز کا نمبر تین مجھے مل گیا ہے۔ جس کے آخری صفحہ میں الذکر کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو [illegible] کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہو گئی مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقائے نامدار کے تمام [illegible] خوش ہونگے اور خوشی کرینگے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی [illegible] سچائی کو تمام لوگوں پر ظاہر کر دینگے اور میں اپنے طور پر بھی اور [illegible] جگہوں میں اس خبر کی اشاعت کر رہا ہوں اور اگر میں [illegible] سان فرانسسکو کو روانہ ہو گیا دخانی جہاز رستہ میں [illegible] اور سینڈوچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں او وہیں وہاں [illegible] فرقہ کے اسوہ حسنہ اور مسیح موعود لیکچر دونگا۔

اگر اللہ تعالیٰ تمام ضروری اخراجات [illegible] مہیا کر دے تو میں فوراً اسکے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کر لونگا بلکہ میں دوبارہ [illegible] سلام کہتا ہوں۔ اور سلام میں انکا ایک جان نثار ہوں۔ [illegible] کر کے میرے فوٹو گراف کی رسید ارسال کریں [illegible] خدا کے ساتھ روانہ کیا ہے میری [illegible] اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورابسیت — محمد [illegible]

حدیث [illegible] علیہ [illegible]

[illegible] ذیل میں حضرت [illegible] والسلام کی [illegible] درج کرتا ہون اور [illegible] بری طرح [illegible] کی نسل ہے جو اسکے اوپر لکھا گیا ہے جیسا کہ ناظرین ذیل میں ملاحظہ کرینگے ۔ مین امید کرتا ہون کہ جو مقصد اس تحریر سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا اسکے پورا کرنے کا میرے ناظرین لحاظ رکھین گے اور پورے طور پر تبلیغ کرینگے ۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ [illegible]

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتون وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسیقدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائیگا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے انکو سمجھایا اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہین اسلئے مینے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر [illegible] جو ہمارے رشتہ دار و اقارب اور واسطہ دار ہین اون کی بد راہیون و بدعتون پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ ہمارے گھرون مین قسم قسم کی خراب رسمین اور نالایق عادتین جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہین اور اون بری رسمون اور خلاف شرع کامون سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہین جیسا کہ نیک اور دینداری کے کامون سے کرنا چاہئے ہرچند سمجھایا گیا کچھ سننے نہین [illegible] ڈرایا گیا [illegible] نہین اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہین اور خدا تعالےٰ کے عذاب سے بڑھکر اور کوئی عذاب نہین اسلئے ہم [illegible] ان لوگون کے برا ماننے [illegible] برا کہنے اور ستانے یا دکھ دینے سے بالکل بے پروا ہوکر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے [illegible] بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنون اور بھائیون کو خبردار کرنا چاہا تا کہ ہماری گردن [illegible] کچھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کے دن [illegible] کہ ہم کو کسی نے نہین سمجھایا اور سیدھا راستہ نہین بتایا تو آج ہم پکار کر باواز بلند کہہ دیتے ہین کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت مین داخل [illegible] یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقون [illegible] چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو [illegible] اللہ جلشانہ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے اور جس [illegible] رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے [illegible]

[illegible] جانب اور [illegible] گھرون مین جو [illegible] رسمین [illegible] سے ڈر کر انکو چھوڑ دینا ورنہ وہ یہ ہین (۱) ماتم کی حالت مین جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخین مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا ۔ یہ سب ایسی باتین ہین جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمین ہندؤن سے لی گئی ہین جاہل مسلمانون نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندؤن کی رسمین اختیار کر لین ۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت مین مسلمانون کے لئے قرآن شریف مین یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہین یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہین اوسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھون سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے ۔ (۲) دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتون کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنون مین سیاپا کرنا اور باہم عورتون کا سر ٹکرا کر چلاّنا رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزون کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر مین یا ہماری برادری مین ماتم ہوگیا ہے یہ سب ناپاک رسمین اور گناہ کی باتین ہین جن سے پرہیز کرنا چاہئے ۔

(۳) سوم سیاپا کرنے کے دنون مین بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہین حرام خور عورتین شیطان کی بہنین جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہین اور مکر و فریب سے [illegible] اور بہنون کی طرح ایک دوسرے سے سر ٹکرا کر چیخین مار کر روتی ہین اون کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہین اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکاکر برادری وغیرہ مین تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ لوگ داہ واہ کرین کہ فلان شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا سو یہ سب شیطانی طریق ہین جن سے توبہ کرنا لازم ہے ۔

(۴) اگر کسی عورت کا خاوند مرجائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہکر یہ خیال کرتی ہے کہ مین نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہوگئی ہون حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے عورتون کیلئے بیوہ ہونیکی حالت مین خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت مین بڑی نیک بخت [illegible] بیوہ رہنے کی حالت مین برے ہونے

کی حالت مین [illegible] خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور بدنامی سے بچے ایسی عورتون کے لعن طعن سے نہ ڈرے ایسی عورتین جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہین خود لعنتی اور شیطان کی چیلیان ہین جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو اللہ رسول (صلعم) پیارا ہے اسکو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت مین مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے ۔

(۵) عورتون مین ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات مین مردون کی نافرمانی کرتی ہین اور ان کی اجازت بغیر انکا مال خرچ کر دیتی ہین اور ناراض ہونے کی حالت مین بہت کچھ برا بھلا ان کے حق مین کہدیتی ہین ایسی عورتین اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہین ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہین اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہین ہوسکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نکرے اور دلی محبت سے اوسکی تعظیم نہ بجالائے اور پس پشت یعنی اسکے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتون پر لازم ہے کہ اپنے مردون کی تابعدار رہین ورنہ انکا کوئی عمل منظور نہین اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جایز ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورتین اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق مین کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اسکو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سنکر بھی باز نہین آتی تو وہ لعنتی ہے خدا اور رسول اس سے ناراض ہین ۔ عورتون کو چاہئے کہ اپنے خاوندون کا مال نہ چرا دین اور نامحرم سے اپنے تئین بچائین اور یاد رکھنا چاہئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگون کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہین اور جتنے مرد ہین ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتین نامحرم لوگون سے پردہ نہین کرتین شیطان اون کے ساتھ ساتھ ہے عورتون پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتون کو اپنے گھرون مین نہ آنے دین اور ان کو اپنی خدمت مین نہ رکھین کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو ۔

(۶) عورتون مین یہ بھی ایک بدعادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور شور مچاتے ہین اور اس منڈہم خدا کو ناحق ستاتے ہین ایسی عورتین اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہین کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جسمین صدہا مصالحہ ہین مردون

کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویان کر لین پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیون برا کہا جائے ایسی عورتین اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکمون کا مقابلہ کرتے ہین [illegible] مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہین کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہین اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر مین ایسی بدذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اسکو سزا دینے کیلئے دوسرا نکاح ضرور کرے ۔

(۷) بعض جاہل مسلمان اپنے ناتہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہین کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہین ۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہین چاہتے ۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہین اور ایک طور سے وہ ان عورتون کے مددگار ہین جو اپنے خاوندون کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہین سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہئے ۔

(۸) ہماری قوم مین یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہین کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہین کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہین رشتہ ناتہ مین یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت مین مبتلا تو نہین جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام مین قومون کا کچھ بھی لحاظ نہین صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنی تم مین سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے ۔

(۹) ہماری قوم مین ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیون مین صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری مین بھاجی تقسیم کرنا اور اسکا دینا اور کھانا یہ دونون باتین عند الشرع حرام ہین اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوون ڈوم ڈھاڑیون کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے سو اس کے علاوہ ۔ شرع شریف مین تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستون کو کھانا پکا کر کھلا دیوے ۔

(۹) ہمارے گھرون مین شریعت کی پابندی مین بہت سستی کی جاتی ہے بعض عورتین زکوٰۃ دینے کے لایق ہین اور بہت سا زیور انکے پاس ہے مگر وہ زکوٰۃ نہین دیتین

بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے یا کوئی حقہ نوش نہ کھاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ جس کی انتہا نہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

مذہبی ریفارمیشن

مندرجہ بالا عنوان سے ایک دو صفحہ کا آرٹیکل معزز ہمعصر وکیل کی ۲۱۔ جون ۱۹۰۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے جس میں ایک لمبی تمہید کے بعد یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح کی اگر کوئی تدبیر ہے تو وہ انکی **مذہبی اصلاح** ہے۔ اور مذہبی **اصلاح** کا مفہوم اور مطلب لائق مضمون نگار نے مندرجہ ذیل الفاظ میں ادا کیا ہے۔

"مذہبی ریفارمیشن سے ہمارا مطلب یہہ ہے کہ مذہب اسلام کو اسکے اصلی نیچر میں لایا جاوے"

حقیقت میں یہ سوال قابل قدر سوال ہے اور ان لوگوں کو جو مسلمانوں کی نکبت اور فلاکت پر نوحہ خوانیاں کرتے اور دردمند دل رکھتے ہیں اسپر غور کرنا چاہئے۔

اس میں تو کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ اسلام! مقدس اسلام کو اصل حالت سے دور پھینکدیا گیا ہے اور وہ چیز جسکو **ایمان** کہتے ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکے صفات پر ایک روشن یقین عطا کرکے اسکی گناہ آلود زندگی پر **موت** وارد کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے اسکی جگہ صرف چند الفاظ نے لے لی جنکا محض زبان سے اقرار کرنا کافی سمجھا گیا ہے ورنہ اسکی تاثیرات اور عمدہ نتایج کا کوئی وجود مومن کہلانے والے مسلمانوں میں پایا نہیں جاتا الا ماشاء اللہ۔

اور وہ امور جو ایمان کے ساتھ بطور ضروری لاینفک کے لگے ہوئے تھے اور جنکو زبان شرع میں **اعمال صالحہ** کہتے ہیں جو ... امن راحت اور عزت کی زندگی بسر کرنے کا ایک کامل ذریعہ ہیں انکو چھوڑ دیا گیا ہے اور ان کے قایم مقام چند رسوم اور لغو اور خود تراشیدہ ریاکاری کے کام قرار دئے گئے ہیں۔ ایسی حالت میں اسلام اپنی اصلی حالت سے بہت دور چلا گیا ہے اور یہہ تمیز کرنا کہ اصل اسلام کیا تھا مشکل ہو رہا ہے اور مسلمانوں کی فلاح اور بہتری کی یہی راہ ہے کہ وہ **مذہب اسلام** کے سچے عامل اور پابند ہوں۔ لیکن جب کہ یہہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ مذہب اسلام کی اصلی ہیئت کو بدل دیا گیا ہے اور اسکی خالص اور پاکیزہ تعلیم کو مختلف قسم کی خیالی تعلیموں کے ساتھ مختلط کر دیا گیا ہے اور مختلف فرقے اس میں پیدا ہو کر ہر ایک اپنے آپ کو برسر حق اور جادہ مستقیم پر تسلیم کرتا ہے تو اسلام کو ان اندرونی اور مختلط صورتوں سے الگ کرکے اصلی حالت پر لانا کس شخص کا کام ہو سکتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ

مذہبی ریفارمیشن کون کر سکتا ہے؟ یا وہ مذہبی ریفارمر کون ہے؟

تجربہ بتا رہا ہے کہ اگر ایسا مذہبی ریفارمر محض اپنے ہی دعوے سے کوئی شخص ہو سکتا ہے تو پھر آج ہر شخص مذہبی ریفارمر بنا ہوا ہے اور ان ریفارمروں نے ہی اسلام کا یہہ بیڑا غرق کیا ہے جو نئے نئے اختلاف آئے دن پیدا ہوتے ہیں یہہ ایسی ہی خود رائیوں اور خود غرضیوں کے چشمہ سے آ رہے ہیں۔ اگر علماء اس درد کا درمان ہیں تو پھر اختلاف کے منبع اور فساد کی جڑ کون ہیں۔ تکفیر کے فتوے کہاں سے آتے ہیں؟ اور کون ہیں جو نئے نئے حاشیے چڑھا کر اصل اسلام کو چھپا رہے ہیں۔

تو کیا ایسا **ریفارمر قومی انتخاب** سے منتخب کیا جا سکتا ہے؟ میں اس سوال کے جواب میں کہوں گا کہ ہرگز نہیں اسلئے کہ **قومی انتخاب** سے اگر ایسا ریفارمر پیدا کیا جا سکتا تو ہر فرقہ نے اپنی اپنی جگہ بعض اشخاص کو مسند خلافت پر بٹھا رکھا ہے۔ اور یہ انتخاب مزید اختلاف اور نزاع کا باعث ٹھیرا ہے۔ علاوہ بریں اگر بفرض محال مان بھی لیں کہ ایک شخص کو سب کے سب مل کر اس کام کے لئے منتخب کر لیں۔ تو اس امر کا کیا ثبوت ہوگا کہ جو اصلاح وہ کر رہا ہے وہ فی الواقع **اصلاح** ہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس مسند **خلافت** پر کوئی شخص نہ تو اپنی تجویز سے اور نہ دوسروں کے انتخاب سے بیٹھ ہی نہیں سکتا بلکہ کام ہے اس شخص کا جسکو **اللہ تعالےٰ** اس کام کیلئے **منتخب کرے**

چنانچہ قرآن شریف کے پُرغور مطالعہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ **خلیفہ کا تقرر** اور انتخاب خود اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا **انی جاعل فی الارض خلیفہ** اور **لیستخلفنھم فی الارض**۔

جب تک کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور اور منتخب ہو کر نہیں آتا اور آسمانی روشنی اور نور اس کی مدد اور ہدایت نہیں کرتا کوئی شخص اپنے سطحی اور زمینی خیالات سے کیا اصلاح کریگا۔ وہ تو اصلاح کے کام کو اور بھی خطرہ اور مشکل میں ڈال دے گا۔

جہاں تک تمہاری نظر وسیع ہو سکتی ہے اسلامی دنیا پر ایسے شخص کی تلاش کرو کہ وہ کون ہے؟ اس امر پر تو بحث کرنیکی مجھے ہرگز حاجت نہیں رہی کہ ایسے ریفارمر کی ضرورت کیا ہے کیونکہ

زمان فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را

ربع مسکون کے ہر حصہ سے مسلمانوں کی نکبت اور خستہ حالی کی خبریں آ رہی ہیں انکی پریشانی اور پراگندگی کوئی مخفی امر نہیں رہا۔ البتہ قابل بحث یہی ایک امر ہے کہ وہ

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

کا مصداق کون ہے جو اسوقت مسلمانوں کی دستگیری کرے؟

میں نہایت ادب کے ساتھ اخبار وکیل کے معزز ایڈیٹر صاحب کو اسی امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اخبار میں اس سوال پر بحث کریں۔ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ میں ہے میں تو اسی نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہہ کام محض خدا کے **مامور و مرسل** کا ہو سکتا ہے جو اسکے منشاء کے موافق رموز شریعت سے آگاہ ہو کر عالم کو آگاہ کرے۔ جب تک ایک **امام** اور ایک **حَکَم** کے ماتحت کل قوم نہیں آتی وہ **فیض** اور **برکت** نہیں پا سکتی جو **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا** پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ وہ ایک حاکم اور **بادشاہ** کے ماتحت رہے یہانتک کہ اس آزادی اور آزاد منشی کے ہی زمانہ میں بھی جبکہ شخصی حکومتوں پر جمہوری سلطنتوں کو ترجیح دیجاتی ہے ان جمہوری سلطنت والوں کو بھی اپنا ایک پریسیڈنٹ تجویز کرنا پڑا۔

نظام عالم میں بغیر اسکے چارہ ہی نہیں۔ اسی طرح پر روحانی نظام میں ضروری امر ہے کہ ایک ایسا فرد کامل ہو جسکی اطاعت اور فرمانبرداری کا جوا گردن پر رکھا جاوے۔ چونکہ یہہ ایک فطرتی تقاضا تھا اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ سے انبیاء و رسل کے ارسال کا سلسلہ جاری رکھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو **خاتم الانبیاء** ٹھیرا کر آپکی نبوت کو آیندہ کے لئے چشمہ ہدایت قرار دیا۔ اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجنے کا وعدہ کیا جو اسلام کے پاک چشمہ کو اس خس و خاشاک سے پاک کرتا رہے جو امتداد زمانہ سے اسمیں پڑ گئے ہوں۔

پس اسوقت جبکہ ہر طرف سے یہ آوازیں آ رہی ہیں کہ مذہبی ریفارمر کی ضرورت ہے میں ان لوگوں کو جو اس **ضرورت** کو محسوس کرتے ہیں **خوشخبری** دیتا ہوں کہ تمہارے درد کا درمان اللہ تعالےٰ نے کیا ہے اور تمہارے امراض کے دور کرنے کے لئے **مسیحا نازل ہو چکا ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔**

مُبارکباد تقریب ختم قرآن عزیزی عبد الحیّ سلمہ الرحمان

میرے مخدوم حضرت صاحبزادہ **بشیر الدین محمود احمد** سلمہ الاحد نے عبد الحی سلمہ الرحمٰن کے ختم قرآن کی تقریب پر مبارکباد کے چند شعر لکھے ہیں جسمیں نے انکے مضمون کی لطافت اور خوبی کیوجہ سے انہیں چھپوا دیا ہے اللہ تعالےٰ اس دعا کو جو ان اشعار میں کی گئی ہے قبول فرماوے۔ آمین۔ (ایڈیٹر الحکم)

پڑھ لیا قرآن عبد الحی نے
خوش بہت ہیں آج سب چھوٹے بڑے
ایسی چھوٹی عمر میں ختم قرآن
کم نظیریں ایسی ملتی ہیں یہاں
مولویصاحب مبارک آپ کو
اور عبد الحی کے اوستاد کو
جسنے محنت کی شب و روز اسکے ساتھ
اور پڑھایا اسکو قرآن ناظرہ
صد مبارک مہدی مسعود کو
کیوں خوشی سب سے زیادہ اسکو ہو
جسکی سچائی کا ہے یہ اک نشان
جانتا ہے بات یہ سارا جہان
اے خدا تو نے جو یہ لڑکا دیا
کر اسے سب خوبیاں بھی اب عطا
یا الٰہی عمر طبعی اسکو دے
رکھ اسے محفوظ رنج و درد سے
ہو سرشار الفت دین میں مدام
رکھ اسے کونین میں تو شادکام
خوف سے تیرے رہے دل پر حذر
پہنچے اسکو اہل دنیا سے نہ شر
مہربانی کی تو اسپہ رکھ نظر
کر عنایت اسپہ تو شام و سحر
دین و دنیا میں بڑا ہو مرتبہ
عمر و صحت بھی اسے کر تو عطا

ہماری خوشی کی تقریبین اور انکی اظہار کی صورتین

کچھ شک نہین انسان بالطبع راحت پسند ہے - اور بقائے دوام کی خواہش بہی اسکی فطری خواہش ہے مین اسکی اس فطری خواہش کو بہی روح کی ابدیت کی ایک دلیل سمجہا کرتا ہون - اس مضمون مین مین نہ تو راحت کی حقیقت اور نہ ابدیت روح پر بحث کرنا چاہتا ہون بلکہ میری غرض صرف یہہ ہے کہ مین یہ دکہاؤن کہ ہم کن باتون مین خوش ہوتے ہین اور اس خوشی کے اظہار کی کیا صورتین اختیار کرتے ہین ؟

خدا تعالےٰ کی مجید و حکیم کتاب نے ایک مقام پر انسانی فطرت کے تقاضون کو یون بیان فرمایا ہے

زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذالک متاع الحیوۃ الدنیا -

یہہ آیت انسانی فطرت کی خواہشون کا ہوبہو فوٹو ہے - لیکن اس کے ساتہہ ہی اللہ تعالےٰ نے عام انسانون مین سے ایک ممتاز اور برگزیدہ طبقہ کی خواہشون کو بہی اسکے ساتہہ ہی بیان فرما دیا ہے -

قل ءَ انبئکم بخیر من ذالکم للذین اتقوا عند ربہم جنت تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا وازواج مطہرۃ ورضوان من اللہ -

عام انسان اور متقی کے تقاضون مین یہی فرق ہے کہ متقی کی آخری غرض وغایت رضاء الہی کا حصول ہے - اور عام لوگ رضاء الہی کو مقدم نہین کرتے بلکہ ان کی غرض وغایت نری نمود اور نمائش ہوتی ہے یہی اصول خوشی کی تقریبون پر بہی مدنظر رکہا جاتا ہے + ایک طرف ہمارے افلاس اور ناداری کا رونا رویا جارہا ہے لیکن جب دوسری طرف کوئی شخص ہماری خوشی کی تقریبون اور جلسون مین شریک ہو تو وہ حیران ہو جائیگا کہ کس قسم کی فضولیان اور لغویات ہو رہی ہین - لیکن خدا تعالےٰ کے لاکہون لاکہہ درود اور سلام ہون اسکے برگزیدہ مہدی اور مسیح پر جسنے اگر ہمارے کندہون سے اس قسم کے بیہودہ بوجہہ اتار دے + مین ناظرین کو قادیان مین ایک خوشی کی تقریب دکہانی چاہتا ہون - جس سے انہین معلوم ہوگا کہ ایک مومن کی خوشی کیا ہوتی ہے اور وہ اسکو کن رنگون مین ظاہر کرنا چاہتا ہے -

حضرت حکیم الامتہ سلمہ اللہ تعالےٰ کے بچے عبد الحی سلمہ اللہ نے ۲۷ - جون ۱۹۰۵ء کو قرآن شریف ختم کیا - یہہ تقریب حضرت حکیم الامتہ کے لئے ایک خوشی کی تقریب ہے - حقیقت مین کیسی مبارک تقریب ہے ایک دنیادار اور دیندار باپ مین یہی فرق ہے - دنیادار باپ بہی اپنے بیٹے کی تقریبون پر خوش ہوتا ہے لیکن اس کی تقریبین کیا ہوتی ہین - بچہ پیدا ہوا ہے پہر اسکا ختنہ ہوا - پہر منگنی ہوئی - پہر شادی ہوئی - ان تقریبون پر جسقدر بے حیائی - اور اللہ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے وہ تہوڑی ہے لیکن ایک متقی باپ کے لئے بچے کی خوشی کی سب سے پہلی تقریب قرآن شریف کے شروع اور ختم سے شروع ہوتی ہے - اسکی خواہش اولاد بہی محض اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتی ہے - بہت کم لوگ ہونگے جنکو اس راز سے اطلاع ہوگی - حضرت حکیم الامتہ کے کئی بچے فوت ہو چکے تہے - اسپر مجہے ایک طبیب نے کہا کہ مین حکیم الامتہ کو ان کے علاج کی طرف متوجہ کراؤن -

مین حضرت حکیم الامتہ کی پاک زندگی پر غور کرنے کا کافی موقع نہین پاسکا تہا مین اتنا ہی جانتا تہا کہ ایک جلیل القدر انسان ہے اولاد کی خواہش فطری خواہش ہے - یہہ رجوع کریگا مینے جب اس معاملہ کو پیش کیا تو جو جواب مجہے دیا اسنے میرے ایمان کو بہت بڑہا دیا - اصل جواب حکیم الامتہ کے اپنے ہاتہہ کا لکہا ہوا میرے پاس موجود ہے اسکا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ مجہے محض اولاد کی کوئی بہی خواہش نہین ہے کئی اولاد پیدا ہوئین اور مر گئین - ہان مجہے اولاد صالح کی بیشک خواہش اور ضرورت ہے اگر کسی کے پاس ایسی اولاد کا نسخہ ہو تو مین ہزارون ہزار روپیہ دینے کو طیار ہون لاؤ -"

یہہ جواب سنکر مین تو حیران ہو گیا + جس شخص کی اولاد کے لئے ایسی پاک خواہش ہو ہر شخص سمجہہ سکتا ہے کہ وہ اسکے لئے کیسی دعائین کرتا ہوگا - بہرحال اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان اور آیتہ کے طور پر عبد الحی پیدا ہوا اور چہہ سال چار ماہ کی عمر مین کہیلتے کودتے اسنے قرآن شریف ختم کر لیا -

حضرت حکیم الامتہ کو قرآن شریف سے جو محبت اور مناسبت ہے وہ ان کی آشنا دنیا سے چہپی ہوئی نہین قرآن شریف آپ کی غذا ہے + بیماریون کے حملے سے اٹہہ کر پہلا علاج آپ درس کے اجرا سے کیا کرتے ہین جو گویا بیماری کی گئی ہوئی قوت کے اعادہ کے لئے یا قوتی ہے

پس حکیم الامتہ کی ایسی پیاری اور مرغوب کتاب کو انکا بچہ پڑہ لے تو ان کی خوشی کس حد تک پہونچ سکتی ہے یہ خوشی محض اسلئے نہین کہ بچہ ہوشیار ہو گیا ہے یا تعلیم کیطرف توجہ کرنے لگا ہے بلکہ محض اسلئے کہ اسنے خدا کی کتاب پڑہی ہے - عبد الحی جب قرآن شریف ختم کرکے آیا تو اسے کیا فرمایا مین اپنے الفاظ مین درج کرتا ہون

بیٹا ! ہم تم سے دس باتین چاہتے ہین ایک ان مین سے ہے ! آج تم نے کرلی ہین - قرآن شریف پڑہو - پہر اسکو یاد کرو - پہر اسکا ترجمہ پڑہو - پہر اسپر عمل کرو - پہر اسی عمل مین تمہین موت آجائے -

قرآن شریف پڑہاؤ - پہر یاد کراؤ - پہر ترجمہ سناؤ - پہر عمل کراؤ - پہر اسی حالت مین تم کو موت آجاوے -

یہہ دس نصیحتین اور خواہشین بتاسکتی ہین کہ حکیم الامتہ اپنی اولاد کے لئے کیا چاہتا ہے اس مین نہین ہے کہ تم فلان عہدہ حاصل کرو - یا دنیا کے فلان صیغہ مین ترقی کرو بلکہ

قرآن شریف اسپر عمل اسکی خدمت

ساری زندگی کی غرض بتائی گیا مبارک ہے وہ باپ جس کی یہ خواہش ہو اور کیسا مبارک ہے وہ بچہ جسکے باپ کے ...... یہ ارادے ہون - (اے اللہ ہمکو بہی ایسی ہی پاک خواہشین عطا کر - آمین) اس نصیحت کو سنکر چہہ سالہ بچہ کیا کہتا ہے -

ابا جی مینے یہہ قرآن شریف تو پڑہ لیا ہے پہلے یہ تو کسی مسکین کو دیدو -

حکیم الامتہ کا دل ان کلمات کو سنکر اور بہی خوش ہوا

غرض

یہہ تقریب تہی خوشی کی اب اسکے اظہار کیلئے حکیم الامتہ نے کیا سوچا اور کیا کیا - اسکے اظہار کے لئے مختلف طریقے احباب نے پیش کئے کسی نے کہا کہ لیسرنا القرآن قاعدہ کی طرز پر قرآن مجید چہپوایا جاوے - کسی نے کہا تفسیر لکہی جاوے - حکیم الامتہ نے فرمایا کہ جو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماوین وہ مبارک ہوگا -

اس مین بتایا کہ آپ نے کسطرح پر رضائے امام کو اپنی خواہشون پر مقدم کر لیا اور کامل طور پر اس عہد کو نباہا ہی جو آپکے ہاتہہ پر کیا ہے (اے اللہ ہمین بہی توفیق دے آمین) حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چونکہ مولویصاحب کی طبیعت کمزور ہے کوئی دماغی محنت کا کام مناسب نہین ہے سردست مساکین کو کہانا کہلادین - اور احباب کی دعوت کردین -

چنانچہ ۲۸ - اور ۲۹ - جون ۱۹۰۵ء کو ایسی دعوت دیگئی یہان تک تو جو کچہہ ہوا ہوا - مینے حضرت حکیم الامتہ کی خدمت مین عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ اس تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام مین ایک حافظ قرآن جو عمدہ پڑہنے والا ہو مقرر کیا جاوے جو قرآن شریف یاد کرائے - فرمایا میرا بہی دل چاہتا ہے اللہ تعالےٰ جو چاہیگا کرے گا -

چونکہ کالج کے بند کرنے کا آپکو بہت بڑا صدمہ ہے اسلئے میری تحریک پر آپ نے نہایت انشراح صدر اور خوشی کے ساتہہ پسند فرمایا کہ کالج فنڈ مین ایک سو روپیہ نقد عطا فرمائین جو دیا گیا

یہہ ایک فقرہ ہے جسپر مین قوم کو توجہ دلانا چاہتا ہون کہ ہمارے گہرون مین بہی آئے دن خوشی کی تقریبین ہوتی رہتی ہین جنپر ہم صدہا روپیہ صرف کر دیتے ہین لیکن نہین سوچتے کہ اس روپیہ کے مصرف کیا اللہ تعالےٰ کی رضا اور اسکے دین کی نصرت اور تائید کے لئے ہین ؟ کیا وہ حضرت امام کے منشا اور حکم کے ماتحت ہین -

مین اس تقریب خوشی کو ایک

اسوہ

قرار دینا چاہتا ہون شروع سے آج تک غور کرو کہ کس امر کو خوشی قرار دیا گیا ہے خدا تعالےٰ کی مجید کتاب کا بچے کا پڑہ لینا ایک دیندار اور متقی باپ کی خوشی کا پہلا مرحلہ ہونا چاہئے - اور پہر اس خوشی کے اظہار مین رضاء امام کو مقدم کر لینا اسکا دوسرا مقصد - اور پہر اپنی قومی درسگاہ کے قیام اور استحکام کو اس تقریب پر مدنظر رکہنا ضروری امر ہونا لازمی ہے یہہ درسگاہ وہ قوم طیار کرنی چاہتا ہے جسکی ہم آرزو کرتے ہو اور جو حضرت حجتہ اللہ کی خواہش ہے یہ وہ قوم ہوگی انشاء اللہ العزیز جو اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے والی ہوگی پس اسکے استحکام کے لئے جسقدر بہی ہم کوشش کرین گے وہ ہمارے لئے ایک صدقہ جاریہ اور نیکی کا مستقل فعل ہوگا + خدا کرے کہ ہم سب کو یہ توفیق ہو کہ ہم ہر تقریب خوشی پر اپنی اس قومی درسگاہ کے مستقل فنڈ کے لئے ایک خاص رقم علیحدہ کرین + اور یہ کچہہ بہی مشکل نہین اگر بیہودہ اور محض فضول اخراجات کو جو بطور اسراف کئے جاتے ہین بند کردین اور وہ ساری رقم یہان داخل کردین -

ہمین کئی لاکہہ روپیہ مستقل سرمایہ کے لئے مطلوب ہے جسمین پہلی رقم حضرت حکیم الامتہ کی ایک سو روپیہ کی داخل ہوئی ہے + مین یہہ تحریک عام کرتا ہون کہ ہر خوشی کی تقریب پر ہر احمدی کا یہہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ ہر قسم کی فضول اور بیہودہ رسوم کو چہوڑ کر محض رضاء الہی کو ملحوظ خاطر رکہے اور اس قومی درسگاہ کے مستقل فنڈ کی تقویت کے لئے اپنا مال نثار کرے -

ہر جگہ کی احمدی جماعت کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی تمام جماعت مین اس تحریک کو پیش کرکے اسپر عمل درآمد شروع کرین - اور حکیم الامتہ کے اسوہ کو ہمیشہ مدنظر رکہین - اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہماری خوشی کی تقریبین محض اللہ تعالےٰ کے لئے اور اسکے دین کی خدمت کا ذریعہ ہوا کرین - آمین -

مسلمانوں کو اپنے مقاصد کیلئے ایک مرکز کی ضرورت

مرکز کو قدرت نے عجب برکت دی ہے اور مثل قوت بخشی ہے اسلئے جبکہ آلات جر ثقیل کی کامیابی مرکزی بنیاد پر ہی ہے ہر شے جو اپنے مرکز کے گرد گھومتی ہے متفرق نہیں ہوتی۔ کہیں سے کہیں پہونچ جائے مگر آخر مرکزی کشش اُسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے لیکن اگر یہ مرکزی کشش نہو تو متفرق ہونیکے سوائے اور کوئی چارہ نہیں۔ ایک شخص گوپیئے میں پتھر رکھکر یا رسّی کے سرے میں پتھر باندھکر اپنے پہونچے کو مرکز بناتا ہے اور گوپیئے یا رسّی کو چکر دیتا ہے یہ مرکزی حرکت اس پتھر کو ایسی سرعت سیر عطا کرتی ہے اور ایسی طاقت بخشتی ہے کہ جو کام اب بندوقوں یا توپوں سے لیا جاتا ہے کسی زمانہ میں وہی کام اسی قسم کے آلات سے لیا جاتا تھا۔ مرکزی کشش کے احاطہ سے باہر نکلنے کے بعد ایسا پتھر کسی مخالف چیز سے ٹکراتا ہے اور اس صدمہ سے پاش پاش ہو جاتا ہے۔ مگر جبتک وہ مرکزی حمایت میں رہتا ہے اپنا زور تو دکھلاتا ہے مگر نقصان اٹھانے سے بچا رہتا ہے۔

دیکھو کرہ ارض جس پر ہم بستے ہیں اپنے محور پر گھومنے سے کیسے کیسے مفید نتائج دنیا کے لئے پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ مرکزی حرکت نہ ہو نہ رات کا ٹھکانا رہے اور نہ دن کا پتہ چلے۔ سارا نظام عالم برہم ہو جائے۔ ہزاروں قسم کی خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ اگر زمین بحیثیت مجموعی اپنی مرکزی حرکت کی پابندی نہ کرے اور اسکے مختلف حصے مختلف اوقات میں علیحدہ علیحدہ حرکتیں کیا کریں تو کیسے خوفناک نتائج پیدا ہونگے۔ جب زمین کا چھوٹا سا حصہ اندرونی بخارات کے زور سے کانپنے لگتا ہے ہم اُسے زلزلہ کہتے ہیں اور اُس سے کیسے ڈرتے ہیں ابھی چند روز ہوئے ضلع کانگڑہ کے زلزلے نے ساری دنیا کو پریشان اور اندوہگین کر دیا۔ اور میلوں کی آبادی کو خاک میں ملا دیا اگر ایسی بے قاعدہ حرکتیں روز ہوا کریں تو کیا ممکن ہے کہ زمین آباد رہ سکے۔ یہ تو قدرت نے مرکزی حرکت کو ہی برکت دی ہے کہ وہ ہر طرح مفید ثابت ہوئی ہے ایسے ہی مرکزی کشش محبت چیزوں کو ٹھکانے پر رکھتی ہے۔ اگر ذرا دیر کو یہ مرکزی کشش اٹھ جائے تو تمام چیزیں تتر بتر ہو جائیں اور تمدن کا پتہ ہی نہ رہے۔ یہ تو مرکزی کشش ہی

ایسی متبرک ہے کہ ربع مسکون کا انتظام قائم ہے یہی حال اور سیاروں کا ہی ہے۔ اپنے اپنے مرکز کے گرد گھومتے ہیں۔ اور اپنا فرض جو قدرت نے انکے ذمہ لگایا ہے ادا کرتے ہیں اور انسان کو مفید نتیجہ بخشتے ہیں۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

عالم سماوی کو چھوڑو۔ اور متمدن ملکوں کو دیکھو۔ وہاں کے باشندوں نے اپنے ملک کو مرکز بنایا ہے اور اسی کے بل گھومتے ہیں، اور اور متفرق شدہ لوگوں کو مطیع کر کے اپنے مرکز کے دائرہ کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ گو وہ اس مرکز سے کتنے ہی دور ہوں وہ مرکزی کشش انہیں ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور انکو علیحدہ ہو کر دمدار ستارہ کیطرح مہیب نہیں بننے دیتی۔ دمدار ستارہ سے ہمیشہ اندیشہ تصادم لگا رہتا ہے۔ ایسے ہی آدمی بھی جبتک اپنے لئے مرکز نہ بنالے کوئی نمایاں یا مفید کام نہیں کر سکتا بلکہ اپنی خود رائی اور نفس پرستی سے اپنی آزادی کو اور دنیکے ہاتھ بیچ ڈالتا ہے۔ اور انہی کو اپنا مالک بنالیتا ہے۔ اسکی قوم معدوم ہو جاتی ہے اور دنیا کی نظروں میں اسکی کچھ وقعت نہیں رہتی۔ تاریخ سے شہادت لو۔ جب آریہ قوموں نے ایک مرکز اپنے لئے چنا تھا دنیا بھر کو اپنے دائرہ دولت میں سمیٹ لیا تھا۔ پھر ایرانی۔ یونانی اور رومن قوموں نے اپنے اپنے مرکز کی حمایت سے اقطار عالم کو احاطہ کر لیا اور اپنی نیکنامی کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجا دیا تھا۔ آخر عرب کی ہی نوبت آئی اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مبعوث ہو کر لوگوں کو

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا کی تلقین

کی تو دیکھو کہ عرب کا کایا پلٹ گیا اور ان بادیہ نشین وحشی لوگوں نے تمام روئے زمین کو روند ڈالا اور روحانی برکتوں سے دنیا کو مالا مال کر دیا لیکن جس وقت سے مسلمانوں نے حبل اللہ کے مرکز کو چھوڑ دیا متفرق ہو گئے۔ اور اور قوموں کے غلام بن گئے ہندوستان ہی کی تاریخ ملاحظہ کرو جسکی سلطنت کا مرکز دہلی تھا اور اسکیطرف سبکی گردنیں جھکتی تھیں۔ آخر جب ناعاقبت اندیشوں نے مرکز سے انحراف کیا اور مرکزی کشش جاتی رہی۔ اتر دکھن پورب پچھم ہر طرف وہ اپنا مرکز بنا بیٹھے اور آخر الامر کمزور ہو گئے اور غیر جنسوں کی اطاعت کا قلادہ گلے کا ہار ہوا۔ اور نتیجہ وہ ہوا جو آج ہم دیکھتے ہیں۔ اور ایسی تنہا خوری کی عادتیں جبلت میں داخل ہو گئیں اور ایسی نفسانیت غالب ہوئی جس نے ہماری تمام اخلاقی خوبیوں کو محو کر ڈالا۔ اور تمام روحانی برکتیں سلب کر لیں اب ہم جو کام کرتے ہیں خود غرضی سے خالی نہیں ہوتا۔ حبۃً للہ کو جانتے ہی نہیں۔ قومی شرکت مد نظر نہیں کوئی

ناموری چاہتا ہے۔ اور ناموری بھی کیسی ؟ جھوٹی اور فانی۔ کوئی اپنے مخالفوں یا حریفوں کو زک دینے کیلئے ریاکاری سے ہمدردی قومی کا دم بھرتا ہے۔ جسکا آخری انجام سوائے پشیمانی اور دست تغابن بر زانو زدن کے اور کچھ ہی نہیں ہو سکتا۔ اب کوئی ہمارا مرکز ہے اور نہ کوئی مرکزی کشش ہمیں کھینچتی ہے۔ نہ ہم میں قدم اٹھانیکی طاقت ہے ہر کوئی نفسی نفسی کہتا ہوا غیروں کے دائرہ میں پا بزنجیر ہو کر دست بدست دگر کا مصداق ہے۔ کاش اب سب مسلمان اپنے لئے تحصیل علوم کو مرکز بنائیں اور ہر وقت اس مرکزی کشش میں دوڑ دھوپ کیا کریں۔ کیونکہ

اَلْعِلْمُ يُحْيِي قُلُوْبَ الْمَيِّتِيْنَ كَمَا
يُحْيِي الْبِلَادَ اِذَا مَا مَسَّهَا الْمَطَرُ
وَالْعِلْمُ يَجْلِي الْعَمٰى عَنْ قَلْبِ صَاحِبِهٖ
كَمَا يُجَلِّي سَوَادَ الظُّلْمَةِ الْقَمَرُ

علم مردہ دلوں کو ایسا زندہ کر دیتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور علم ہی عالم کے دل سے تیرگی کو محو کر دیتا ہے جیسے چاندرات کے اندھیرے کو۔ اسلئے جب ہم علم کو اپنا مرکز بنائینگے دنیا کی کوئی ایسی نعمت نہ رہیگی جو خود بخود ہمارے پاس نہ آجائے۔ جیسے اہل جنت کے پاس میوہ جات آپہونچتے ہیں ویسے ہی تمام کامیابیاں ہمارے اشارہ کی دست نگر رہینگی۔ پس لازم ہے کہ ہر شخص بشدیدیہ بحبل العلم معتصمًا۔ واعلم ہی کو اپنا مرکز بنالے اور صدق دل سے اس مرکز کی کشش سے کھنچتا رہے۔

لیکن تعلیم کا مسئلہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اگر ساری قوم بحیثیت مجموعی توجہ کرے اس کا حل کرنا دشوار نہیں رہیگا۔ مگر جو طریقہ اب ہمارے بزرگوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کسیطرح مفید نہیں ہے اور نہ قومی قوت کو ضائع کرنے کے سوائے کسی اور مصرف کا ہو سکتا ہے۔ جا بجا گندیا مدرسے بنتے ہیں اور آناً فاناً میں ٹوٹ جاتے ہیں یا نالائق معلموں کے تختہ مشق بنکر بہت سے ہونہار بچے اپنا وقت عزیز کھوتے ہیں جو دنیا میں سرسبز نہیں ہو سکتے۔ اور قوم کو نیک نام نہیں کر سکتے۔

مرکز ہی نہ ہونیکا یہ نتیجہ ہے کہ بیسیوں برس کی کوشش پر بھی ابتک یہ چھ کروڑ سے زائد مسلمانوں کی آبادی ایک اچھا مکمل مدرسہ بھی نہ بنا سکی۔ ہم نے تخمینہ کیا ہے کہ اگر ہندوستان کا ہر مسلمان ایک پیسہ ہی قومی بیت المال میں جمع کر دے تو یکمشت دس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے "وقس علیٰ ہذا"۔ اگر یہ رقم ماہوار وصول ہو تو ہر مہینہ ایک یونیورسٹی تیار ہو جائے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ صرف قومی طاقت کا ایک مرکز پر جمع ہونا ہے۔

یہ کہنا غلط ہے کہ ہندوستان میں خیر لوگ کم ہیں نہیں خیر بہت ہیں لیکن خیرات کی تقسیم کے ذرائع بیشمار ہیں اور وہ کبھی ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنی مجموعی طاقت نہیں دکھلاتے مردم شماری کے حساب سے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستانیوں ڈیڑھ کروڑ روپیہ ماہوار مفت خوروں پر بٹ جاتا ہے یہ ایک بہت بڑی رقم ہے۔ لیکن ذرا غور کرو کہ تیس کروڑ کی آبادی کے

مقابلہ میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی کیا وقعت ہے فی شخص ایک آنہ ماہوار بھی تو نہیں پڑتا۔

یہی مرکز کی کنجی ہے جو یورپ اور امریکہ کو قومی یا مذہبی ہنروں کا دروازہ کھولتی ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی یہی خیال کیا کرتے ہیں کہ یہ مدارس سرکاری امداد سے چلتے ہیں۔ مگر ہر کس بقدر ہمت او دست "۔ چونکہ یہ خود مرکز بنانے اور اپنی منتشرہ قوت کو جمع کرنیکی قابلیت نہیں رکھتے سلطنت ہی کو صاحب دولت سمجھتے ہیں اور اسکی سطوت اور ثروت سے دبتے ہیں۔ خیرات بھی اگر دیتے ہیں تو گورے چہرے کی ہیبت سمجھکر نہ کہ خاص خدا کے لئے۔

پادریوں کے مدرسوں۔ شفاخانوں اور یتیم خانوں کو دیکھو کیسے عمدہ انتظام سے جاری ہیں۔ یہ سب اسی خیراتی مد کے چلتے ہیں جو بغیر کسی کے مانگے خود بخود وقتاً فوقتاً بیت المال کو پہنچ جاتی ہے اور اس مرکز سے پھر دنیا میں کروفر کے ساتھ نمودار ہوتی ہے اور شاہی خزانہ کو اپنی فیاضی کے سائے شرما دیتی ہے۔ مسلمانوں کو تو ضرور خجل ہونا چاہئے کہ وہ خدا کا مقرر کیا ہوا قانون بھول گئے۔ زکوٰۃ کی یہی پیاری صورت تو تھی۔ لیکن اب ہمارے کرتوتوں سے وہ ایسی مسخ ہو گئی ہے کہ پہچانی نہیں پڑتی۔ کاش مسلمان پھر سیدھے ہو جائیں اور اپنی متفرق قوت کو جمع کر ڈالیں۔ اور ہاتھ پیر ہلانیکے قابل ہوں۔ اب تو ہماری مثال ایک مردہ ڈھڑکی سی ہے کہ جسمیں سے دم نکل گیا ہو۔ صرف کہیں کہیں سسک رہی ہو۔ کوئی انگلی ہلتی ہو۔ کوئی پسلی پھڑکتی ہو کوئی ناخن دمکتا ہو۔ کوئی آنکھ حسرت بھری نگاہ ڈالتی ہو۔ لیکن اگر کوئی حکیم اس متفرق روح کو دل و دماغ میں جمع کر دے تو کیا وہ لوتھڑا پھر زندہ ہو بیٹھیگا۔

دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را

شاعر نے تو صرف دو دلوں کے جمع ہونے پر ایسی امید لگائی ہے اگر ہم چھ کروڑ مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں تو قلب کے استحکام کی کیا کیفیت ہوگی۔ اور قلب ہی پر مقدمہ و میمنہ و میسرہ اور ساقہ کو ناز ہوتا ہے اور اسی مرکز کی طرف سب رجوع کرتے ہیں۔

کیا اچھا ہو کہ مسلمان اپنے قومی کاموں کیلئے ایک مرکز بنائیں اور اپنی تمام متفرق قوتوں کو جمع کر دیں اور پھر مدبر مرکز اور انکے مشورے کی رائے کے موافق کاروبار جاری ہوں جیسے ابتدائے اسلام میں جاری تھے اور جنکی مثالیں اب صرف عیسائیوں کی ملک و ملت میں پائی جاتی ہیں۔ اسلامی دنیا میں آج انکا کہیں سراغ نہیں ملتا۔ جو آنکھیں کھولتے ہیں سوائے حسرت اور یاس کے اور کچھ نہیں دیکھتے کہیں بشاشت یا وجاہت کے آثار نہیں پاتے۔ سب یہی دعائیں مانگتے ہیں کہ کاش اسلام کی اصلی برکتیں پھر عود کر آئیں۔ چنانچہ ہمارے ایک مصری بھائی نے اپنے رسالہ "الاسلام فی عصر العلم" میں نہایت عالمانہ طور پر اس مسئلہ پر بحث کی ہے جسکے ایک حصہ کا ترجمہ ہم پہلے

غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۵ء

بہ تقریب مبارکباد ختم قرآن عزیزی عبدالحی خلف حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمٰن

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین .... والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

(اما بعد)

(۱) میں نہایت خوشی اور مسرت سے اللہ تعالےٰ کی حمد و ستایش کرتا ہوا عزیز **عبدالحی** کے **ختم قرآن** کی تقریب پر حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اسکے بعد حضرت حکیم الامۃ اور جمیع بزرگان ملت اور احمدی قوم کو اس تقریب **سعید** پر مبارکباد کہتا ہوں۔

(۲) کسی بچہ کا ختم قرآن تو ایک معمولی بات ہے ہزاروں ہزار بچے ہر روز دنیا کے مختلف مقامات پر قرآن شریف ختم کرتے ہونگے۔ لیکن عبدالحی کا ختم قرآن میرے نزدیک ایک غیر معمولی امر ہے یہی وجہ ہے جو اس تقریب میں غیر معمولی پرچہ شائع کرتا ہوں **عبدالحی** کا وجود اسکی پیدایش چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام **حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت** اور در اصل **آنحضرت** صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کی **زندگی** اور بالآخر اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اسکے **حی و قیوم** ہونیکے لئے ایک آیتہ ہے اسلئے میں اپنے احباب کے ازدیاد ایمان اور مخالفوں پر اس آیتہ اللہ کی تلاوت کے کی **تقریب** پاکر یہ پرچہ شائع کیا ہے۔ **حضرت حکیم الامۃ** کے یوں تو کئی بچے فوت ہو چکے تھے (اللھم اجعلھم لنا فرطاً) لیکن محمد احمد کے فوت ہونے پر ایک ہندو زادہ نو مسلم نے اسکی وفات کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تکذیب کی دلیل ٹھیرایا کہ وہ عیسائیوں کے مباحثہ امرتسر کے بعد آتھم کی پیشگوئی کی میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔ اسپر اللہ تعالےٰ نے حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسکے اعتراض پر **عبدالحی** کی پیدایش کا ایک نشان دیا جو میں بجنسہ درج کرتا ہوں یہ تحریر انوار الاسلام نام رسالہ میں ۱۸۹۴ء کی آخری سہ ماہی میں شائع ہوئی جو صفحہ ۲۶ پر یوں درج ہے:-

اس تحریر کے لکھنے کے بعد مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اون کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو ان ہی کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں مولوی صاحب سے کہا ہے کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپکو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں شکل میں طاقت میں اس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلقت بیمار سا اور نیم جان سا تھا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر میرے دل میں یہ عادت گذری جسکا زبان سے سنانا یاد نہیں اور وہ یہ ہے **ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر** اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ نے کیفر فتنے اس عدو الدین کا جواب ہے کیونکہ اوس نے عیسائیوں کا حامی ہو کر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بھی بیجا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ۔ اور ایک جز و اس خواب کی رہ گئی ہے کہ میں نے دیکھا کہ اس بچہ کے بدن پر کچھ پھنسیاں یا تولوں کی مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس کا علاج جلدی اور ایک اور چیز ہے واللہ اعلم۔

اسکے بعد تقریباً ۴ سال کا عرصہ اس پیشگوئی پر گذر گیا۔ اور یہ اسلئے ہوا کہ تا کسی نادان معترض کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ محض قیافہ سے ایسا لکھ دیا چنانچہ ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء جمعرات کی رات کو ایک بجے **عبدالحی** پیدا ہوا اور پیشگوئی پوری ہوئی والحمد للہ علیٰ ذالک یہ بچہ مندرجہ بالا پیشگوئی کے موافق شکل و شباہت میں ہے اور پھوڑوں کے نشان بخارات بھی نکلے۔ **لیس** چونکہ یہ ایک آیتہ اللہ ہے اسلئے اس بچہ کی ہر خوشی کی **تقریب** (خدا کرے کہ بہت ہی تقریبیں دیکھیں) اس نشان کا اظہار اور تلاوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صداقت کا اعلان ہے۔ اسی مقصد کو مد نظر رکھکر میں یہ غیر معمولی پرچہ شائع کرتا ہوں اور ہر قوم کی طرف سے حضرت مسیح موعود اور حضرت حکیم الامۃ کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس غیر معمولی پرچہ کو حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد سلمہ الاحد کی آمین کے چند آخری اشعار پر ختم کرتا ہوں ؎

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان + جو اسکے پڑھنے والے انپر خدا کے فیضان
انپر خدا کی رحمت جو اسپر لائے ایمان + یہ روز ہے مبارک سبحان من یرانی
+ ہے چشمۂ ہدایت جسکو ہو یہ عنایت + یہ ہیں خدا کی باتیں انسے ملی ولایت + یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت + یہ روز ہے مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا + فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا + اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا + یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خادم قوم خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان ۲۷-جون ۱۹۰۵ء

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

آنہ فنڈ کیلئے وانیٹروں کی ضرورت

قومی کام قومی حمایت اور حمیت اور قوم کی متفقہ کوشش سے سرانجام پاتے ہیں جب تک مجموعی طاقت کام نہ کرے اسوقت تک کامیابی کی راہ میں روک اور مشکلات کی چٹانوں کا آنا ضروری ہے لیکن یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سلسلہ نبوت میں آخر الامر یہہ چٹانیں دور ہو کر رہتی ہیں - مجھے کچھہ ضرورت نہیں ہے کہ میں تعلیم الاسلام کالج کی حمایت کے لئے احباب میں تحریک اور جوش پیدا کرنے کے لئے آجکل کے عرفی الفاظ میں توجہ دلاؤں - اگر آپ تعلیم الاسلام کالج کے ساتھہ محبت اور پیار رکھتے ہیں - اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو عزیز رکھتے ہیں تو پھر اسکے استحکام اور قیام کے لئے کام کرو - یہہ بالکل سچی بات ہے کہ احمدی قوم پر چندوں کا بہت کچھہ بوجھہ ہے تاہم میں یقیناً جانتا ہوں کہ اگر مستعد اور باہمت اصحاب اب بھی اس سے چندہ لینے والے ہوں تو یہ قوم خود بھوکی رہ کر بھی قومی ضروریات کو مقدم کرنے والی ہے - آنہ فنڈ والی تحریک اور تجویز پر عام طور سے اظہار مسرت کیا جاتا ہے اور اگر اس تحریک کو عام کرنے والے زیادہ دلچسپی لیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے میرے نزدیک آنہ فنڈ کے واسطے کچھہ لوگ اپنی زندگی کے قیمتی اوقات کو وقف کریں اور احباب میں اس تحریک کی دلچسپی پیدا کر کے انسے روپیہ وصول کریں ایسے لوگ کالج کے نئے وانیٹر کہلائیں گے - انکا فرض ہوگا کہ ماہ بماہ روپیہ وصول کر کے بھیجدیا کریں + اور کوشش کی جاوے کہ ایک معقول عرصہ کے لئے چندہ یکمشت بھیجا جاوے + جو احباب اس طریق پر وانیٹر ہونا چاہیں وہ اطلاع دیں -

کالج کے لئے مستقل فنڈ

کالج کے مستقل فنڈ میں خوشی کی تقریبوں پر مندرجہ ذیل رقوم لکھی گئی ہیں -

حضرت حکیم الامۃ عبدالحی کے ختم قرآن کی تقریب یکصد روپیہ
میاں رحمت اللہ سبزی فروش بنگلا اپنی شادی کی تقریب عہ

آنہ فنڈ کی وصولی

الحکم کی گذشتہ اشاعت کے بعد آنہ فنڈ میں مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں -

منشی محمد عمر صاحب جموں ۸ /
میر محمد رشید صاحب میر عمارت قادیان ۱۲ /
میاں حسین بخش صاحب نمبردار پنڈی گھیب عہ
میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی عم
میاں عبد المنان صاحب کاٹھ گڑھ عم
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں
میاں جمال الدین صاحب سیکھواں
میاں امام الدین صاحب سیکھواں
(ان احباب کی رقوم چندہ کی تفصیل انکی عنایت اشاعت میں ہوگی -)
منشی میر اکبر صاحب اپیل نویس مردان عم

منشی میر اکبر صاحب اپنے خط میں بہت جلد دو سال کا چندہ ادا کرنیکا وعدہ فرماتے ہیں - اگر ہر ایک احمدی اس فرض کو سمجھکر جلد ادا کردے تو ایک دن میں کالج طیار ہو سکتا ہے -

جناب چودہری عبد اللہ خان صاحب نمبردار بہلول پور نے مجھے زبانی فرمایا - کہ تین لاکھہ کی جماعت میں سے اگر ایک تہائی بھی سات سات روپیہ داخل کر دیں تو ۷ لاکھہ جمع ہو سکتا ہے اور خود سات روپیہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے - تجویز بیشک معقول ہے لیکن ضرورت ہے عملی حصہ کی -

بقیہ دار الامان کا ہفتہ

(۱) - ۳۰ - جون کو بعد نماز عصر میاں رحمت اللہ صاحب سبزی فروش بنگہ کا نکاح جناب خواجہ کرم داد صاحب ساکن جموں کی صاحبزادی زیور بیگم سے ہوا -

اس تعلق اور رشتہ کے متعلق میں پہلے بھی لکھہ چکا ہوں خواجہ صاحب نے ایک عمدہ نظیر مروت اور ایثار کی قائم کی ہے انہوں نے محض خدا تعالے کی رضا کے خیال سے اور قوم میں ایک عمدہ نظیر پیدا کرنے کے لئے ذات پات کے سوال کو چھوڑ کر یہہ رشتہ کیا ہے - خواجہ صاحب نے بذریعہ خط حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کو وکیل قرار دیا تھا چنانچہ مولوی صاحب کی دلالت میں یہہ نکاح ہوا - یعنے لڑکی اور خواجہ صاحب کی طرف سے وہ وکیل تھے میاں رحمت اللہ صاحب خود حاضر تھے - اڑہائی سو روپیہ مہر پر نکاح کیا گیا حضرت حکیم الامۃ نے خطبہ نکاح پڑہا - اور مناسب موقع بیش قیمت وعظ کہا - اور فرمایا خواجہ صاحب ہمارے دوست ہیں انکے بہائی صاحب جو ایک لائق آدمی ہیں وہ بھی ہمارے دوست ہیں +

بہر حال یہ مبارک تقریب بھی اسی دن عمل میں آئی جبکہ ایک خاص جوش دعاؤں کے لئے احباب میں تھا اللہ تعالے اسکو بابرکت کرے اور قوم کے لئے ایک مفید نظیر ہو - میاں رحمت اللہ صاحب نے اس تقریب پر عہ کالج کے مستقل فنڈ میں چندہ دیا - میں خواجہ کرم داد صاحب کو انکی اخلاقی جرأت پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ بھی قومی کالج کو یاد رکھیں گے - لڑکی کی رخصت خواجہ صاحب کی واپسی کشمیر پر ہوگی -

(۲) - منشی محمد عمر صاحب واپس تشریف لے گئے سٹر دعہ - کریام کی جماعتیں بھی واپس گئیں - ضلع گجرات - شکار ضلع گورداسپور اور ضلع کانگڑہ سے بعض احباب شرف نیاز کے لئے حاضر ہوئے -

اطلاع

احمدیوں کے اندراج اسماء کے لئے جو فرد بھیجی گئی ہیں اس میں بعض احباب نے بڑی بھاری فرو گذاشت کی ہے کہ صرف اپنا نام درج کر کے بھیجدیا ہے حالانکہ انکے گاؤں میں اور بھی احمدی ہیں - ان کے اسماء بھی درج ہونے ضروری تھے - یہاں تک ہی فرو گذاشت نہیں کی بلکہ اپنے گھر کے تمام آدمیوں کے نام بھی درج نہیں کئے حالانکہ وہ احمدی تھے - یعنے بیوی بچے وغیرہ

پس ان فردوں کو مکمل کر کے بھیجنا چاہیئے - اور ان کی تکمیل میں سستی سے کام نہ لیا جاوے - یہ ایک قومی اور ضروری کام ہے جہانتک ممکن ہے کسی احمدی کا نام درج ہونے سے رہ نہ جاوے -

ریمارک

قواعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ - سیالکوٹ کے شہر کو وہ فخر حاصل ہے جو قادیان کے سوا کسی دوسری جگہ کو حاصل نہیں ہے خدا کے جری اور برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سیالکوٹ کی سرزمین کو قادیان ہی کے برابر عزیز سمجھا ہے - اور یہاں کی انجمن احمدیہ کو بھی میری رائے میں وہ عزت اور فخر حاصل ہے جو دوسری جگہ کی کسی انجمن اور جماعت کو نہیں - لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا -

سیالکوٹ کی جماعت اللہ تعالے کے فضل و کرم سے ایک سرگرم اور اہل قلم جماعت ہے سب سے اول سیالکوٹ ہی سے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق میں رسائل شائع ہوئے - حال میں وہاں کی احمدی جماعت نے اپنے قواعد مشتہر کئے ہیں جنکی ایک کاپی دفتر الحکم میں بھی ارسال کی ہے + ان قواعد کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منظوری کے بعد شائع کیا گیا ہے - میری رائے میں یہ قواعد ایسے ہیں کہ ہر جگہ کی جماعت کو اپنے لئے انہیں قواعد کو دستور العمل قرار دینا چاہیئے -

اور اگر احمدی جماعتیں خواہش کریں گی تو کارخانہ الحکم یہہ قواعد ارزاں قیمت پر ان کے لئے مہیا کر دیگا -

حیرت کی حیرانی - مرزا حیرت دہلوی نے اپنے اخبار میں سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کچھہ بے سر و پا اعتراض کئے تھے - انکا جواب نہایت قابلیت اور معقولیت کے ساتھہ میرے عزیز بہائی منشی عبد العزیز صاحب دہلوی نے اب ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے جسکا پہلا حصہ شائع ہوا ہے اور جس کی قیمت ۵ ہے یہ رسالہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے بھی بہت پسند فرمایا ہے - اور بزرگان ملت نے بھی اسے لاجواب مانا ہے - اسکی کثرت اشاعت کے لئے احباب سعی کریں رسالہ کی قدر و قیمت کے لئے میں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ اسکے جواب دینے پر مرزا حیرت کو پانچسو روپیہ انعام دینے کا وعدہ ہے - کسیقدر تفصیل سے پھر لکھوں گا -

طبع اشتہارات کا فیصلہ

الحکم میں جو سلسلہ اشتہارات کا شروع کیا گیا تھا ان کے متعلق یہی فیصلہ ہوا کہ وہ الگ کتاب کی صورت میں شائع ہوں -

متفرقات

قرآن کریم کی ایک علمی فتح مصر کے الاخلاص نامی اخبار کے ذریعہ معلوم ہوا کہ مسٹر ہول نے آثار قدیمہ کی تفتیش کرتے ہوئے دیر البری میں روٹی کا ایک ٹکڑا پایا ہے جو چار ہزار چار سو سال کا ہے اسکو انہوں نے لنڈن میں بھیجا لوگ دیکھکر سخت متحیر ہوئے کیونکہ ٹکڑا ابھی تک بالکل نہیں بگڑا ہے اور بجنسہ اپنی حالت اصلی پر موجود ہے - اس خبر کو پڑہ کر قرآن کریم کی علمی فتح کا انکشاف ہوتا ہے - جو لم یتسنہ کے اندر مخفی تھی -

انسانی رفاقت عیش کے سامان کی ترقی اور شہروں کی رہائش سے حضرت انسان نے نہ صرف اپنی عمر اور جسمانی طاقت کم کر لی ہے بلکہ جن حیوانات کو اس سے واسطہ پڑا ہے ان کی جسمانی حالت تندرستی و طویل العمری کو بھی نقصان پہونچایا ہے چنانچہ ہر جنگلی جانور اہلی جانوروں کی نسبت زیادہ تندرست رہتا ہے - (آرمی نیوز)

خبروں کا گلدستہ

کانگو - یہان حال مین سخت طوفان رعد و باران آیا۔ اور خفیف زلزلہ بھی محسوس ہوا۔

گذشتہ سہ شنبہ کی شام کو شملہ پر نہایت سخت زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا۔

شدت گرما - بالائی ہند مین گرمی کی سخت شکایت ہے گذشتہ یک شنبہ کو الہ آباد - کانپور - مین پوری - بنارس گیا - ہزاری باغ مین آلہ مقیاس الحرارت کا پارہ معمول سے بقدر ۱۵ و ۲۰ درجے کے چڑہا رہا۔

گذشتہ سال شاہی رصدگاہ اڈنبرگ مین پچاس زلزلے آلہ زلزلہ کے ذریعہ سے معلوم کئے گئے۔

دریائے گلگت مین طغیانی آنیسے سخت نقصان ہوا اس طغیانی کی وجہ یہہ ہے کہ پہاڑ سے برف پگہل کر بکثرت آئی - پل ٹوٹ گیا - اور جنگل کا کچہہ حصہ بھی غرق ہوا۔

اٹالین پروفیسر ماجو رانا کا بیان ہے کہ ایک فرانسیسی ... کے ذریعہ سے ٹیلیفون طیار کیا ہے جسکا تجربہ پیرس مین ... روان کے مابین کامیابی کا ساتھہ ہوا۔

یورپ بہر مین رومانیا جاہل ترین ملک ہے گذشتہ مردم شماری کے مطابق ۶۰ لاکہہ کی آبادی مین تقریباً ۴۸ لاکہہ ان پڑہ اور ۱۱ لاکہہ سے کچہہ زیادہ خفیف تعلیم یافتہ ہین۔

شاہ ایران وائنا سے ہامبرگ کو روانہ ہوئے وائنا مین قیصر جرمن نے ان کا استقبال کیا۔

کراچی مین پانی کی سخت قلت ہے۔

سمالی لینڈ کے ملا شیخ محمد بن عبد اللہ نے بربرہ مین ایک ڈیپوٹیشن اس غرض سے بہیجا ہے کہ باہمی صلح کے عہد و پیمان ہوجائین اٹلی کے معتمد نے بھی ایلچ مین ملا کے ساتھہ ملاقات کی اور صلح کا وعدہ کیا اور کہاکہ مین اپنی سکونت ... کو عنقریب اٹلی کی کسی مقبوضہ اراضی مین منتقل کرونگا ... تجارت بالکل آزاد رہے گی صرف اسلحہ پر ٹیکس لگایا جائیگا۔

... ونیہ مین اب وہ شورش نہین ہے گمان کیا جاتا ہے ... بہار کے موسم مین باغی جو سردی کے خوف سے چلے تو گئے ... ہوئے ہین ضرور پہر کچہہ شرارت کرین گے مگر چونکہ جابجا ... کی فوجی چہاونی قایم کردی گئی ہے اسلئے امن و امان ہے۔

ایک بابی مرزا محرم معہ ایک امریکن بابی کے رنگون سے آرہے ہین وہ کلکتہ - علی گڑہ - دہلی ہوتے ہوئے لاہور آئین گے۔ لاہوری پیسہ لکہتا ہے کہ اچہا موقعہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ان سے اپنے دعاوی کا تصفیہ کرائین۔

پیسہ اخبار کو خدا ہدایت کرے وہ اتنا نہین سمجہتا کہ جو شخص علے وجہ البصیرت بولتا ہو خدا تعالےٰ نے جس کی صداقت کے لئے ہزاروں ہزار نشان ظاہر کر دکہائے ہون یہانتک کہ خود پیسہ اخبار اپنے گہر مین بھی نشان دیکہ چکا ہے - زمانہ جسکی ضرورت کے لئے چلا رہا ہو۔ اسے کونسی حالت منتظرہ باقی ہے بیشک اخبار ہو یا بابی یا کوئی ... اسے اگر حضرت اقدس کے کسی دعوے مین شک ہو تو وہ آپ کی تصانیف پڑہے ان تائیدات پر غور کرے جو خدا تعالےٰ نے اپنے صادق مسیح کے لئے ظاہر کی ہین۔ اور بالآخر اللہ تعالےٰ سے دعا کرکے فیصلہ چاہے۔

آگرہ چہاونی کے سٹیشن کے قریب سخت آتش زدگی ہوئی بہت سے مکانات جل گئے ان مین سے بہت سے مکانات بیمہ شدہ نہ تہے۔

چہاونی راولپنڈی سے سخت آتش زدگی کی خبر آئی کئی لاکہ کا نقصان بتایا جاتا ہے۔

سخت دہوکہ - اخبارات مین کلکتہ کی مختلف کمپنیون کی طرف سے اس مضمون کے اشتہار شایع ہوتے ہین کہ ان کو فروخت اسباب کے لئے ایجنٹ درکار ہین جن کو معقول کمیشن ملیگا اور دو سو روپیہ بطور ضمانت داخل کرنا ہوگا اس قسم کے ایک دہوکہ کا حال مین افشا ہوا ہے بنگلور کے دو آدمیون نے بنگلور کے ڈپٹی کمشنر کے حضور دغائی نالش کی ہے۔

ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب نے سرکلر شائع کیا ہے کہ کوئی ماتحت ذاتی معروضات کے لئے انکی ملاقات کو نہ آئے بصورت خلاف ورزی سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔

ریلوی کے انتظام کے قواعد کی ترمیم مناسب کیلئے ۳۰ - جولائی سے افسران ریلوی کی کمیٹی شملہ مین بیٹہے گی۔ سرکار ہندوستان مین ریلوی کی توسیع پر بڑا زور دینے والی ہے تین کروڑ روپیہ عنقریب قرض لیا جاوے گا۔ اسکا بڑا حصہ بمبئی - بڑودہ لائن کے خریدنے پر صرف ہوگا۔

چیف کورٹ نے ایک فیصلہ مین نیلام کو منسوخ کرکے لکہا ہے کہ عملہ نیلام عموماً نیلامون مین سخت بے ضابطگی اور لاپروائی کا مرتکب ہوتا ہے جس سے مدیونون کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ نے تعلیم نسوان کے مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی قایم کی تہی اسکی مفصل رپورٹ عام رائے کے اظہار کے لئے شایع کردی گئی ہے لاٹ صاحب نے کمیٹی کی محنت و جانفشانی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

جرمنی مین کاغذ کے فرش کا رواج بہت بڑہتا جاتا ہے یہ لکڑی کے فرش سے زیادہ سستا پڑتا ہے ملائم اور عمدہ ہوتا ہے اس مین جوڑ نہین کاغذ لئی کی شکل مین پہیلا کر اسپر رول کیا جاتا ہے اور ایسا رنگ دیا جاتا ہے کہ لکڑی کا معلوم ہونے لگتا ہے۔

جاپانی سپاہیون کے سینہ پر ایک عجیب ریشمی پوسٹ کارڈ لگا ہوتا ہے جس مین انکا پتہ و نشان وغیرہ اور ایسے شخص کا نام درج ہوتا ہے جسکو وہ اپنی موت کی اطلاع دینا چاہتے ہین چنانچہ جنگ مین مارے جانے پر تصدیق واقعہ کے لئے پوسٹ کارڈ پر رجمنٹ کی مہر لگا کر جاپان روانہ کردیا جاتا ہے۔

روس کے مسلمانون کا اخبار ترجمان رقمطراز ہے کہ مقام باکو مین ایک اسلامی کالج کہولا گیا ہے جس مین علاوہ دینی تعلیم کے - جسکی میعاد ۸ سال رکہی گئی ہے دنیوی تعلیم بھی ہوگی۔

پنجاب یونیورسٹی کے پچہلے جلسہ سینٹ مین منجملہ اور باتون کے یہ بھی منظور کی گئین کہ امتحان انٹرنس کے امیدوار کو کم سے کم ۱۴ - برس کا ہونا چاہیئے - اس سے کم عمر کا امیدوار منظور نہین کیا جائیگا - اسی امتحان مین فارسی مضمون کے نمبر ایک سو کی بجائے ایک سو بیس کردئے گئے - انٹرمیڈیٹ امتحان پاس کرنے کو لازم ہوگا کہ تمام مضامین مین کم سے کم ۳۳ فیصدی نمبر پائے جائین۔

زلزلہ زدگان کی امداد کے چندہ کی تعداد پونے نو لاکہہ تک پہونچی ہے۔

مطبوعات مصر

شفاء السقام فی زیارة خیر الانام	عم
تهذیب الکلام مع شرح الکردی فی علم العقاید	عا / ۴
فتاوی الغیاثیة لمولف بحر الرائق مع فتاوی ابن نجیم للاحناف	عا / ۴
تخمیس قصیدة بردة مطبوعہ سنہ ...	۵
الصناعتین فی الکتاب والشعر لابی هلال العسکری	عا / ۸
الفیه ابن مالك	۳
مجموعه ست رسائل (الهدیة السعدیة فیما جری بین الوهابیة والاحمدیة - الرسالة القبوریة لابن الجوزی عقیدة الغزالی عقیدة العزالی الکشف فی غرور الخلق للغزالی الرسالة فی الایمان للاشعری)	کاغذ سادہ ۲ / کاغذ سفید چکنا اور عنابی ۲

المشتہر غلام نبی از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر آمدنی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - جماعت بستی رہلیم کلانہ معرفت میان نور احمد صاحب (مدرسہ) عہ

۲ - محرر کمیٹی مدرسہ (بک ڈپو اپریل ۱۹۰۵ء)

۲۵ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - منشی گلاب الدین صاحب مدرس رہتاس ضلع جہلم مدرسہ مسکین فنڈ

۲ - سید عابد علیشاہ صاحب بدوملی - مدرسہ - قربانی فنڈ

۲۶ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - جماعت جمون معرفت جناب خلیفہ نور الدین صاحب مدرسہ یتامی

۲ - سید محمد قاسم صاحب باشندہ بہاپور مدرسہ قربانی فنڈ

۳ - تا معلوم الاسم معرفت حضرت کریم اللہ صاحب مدرسہ

۴ - میان غلام علی راجیکے وال جہوکر کلان مدرسہ

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی چندوسی مدرسہ ۸

۲ - محرر کمیٹی منتظمہ تعلیم الاسلام ہائی سکول (بک ڈپو مئی ۱۹۰۵ء)

۳ - منشی گوہر علی صاحب ڈرنری اسسٹنٹ مدرسہ عہ

۴ - جماعت سیالکوٹ مدرسہ عید فنڈ

۵ - شیخ ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر انسہوڑ مدرسہ

۶ - ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر

۷ - منشی وزیر خان صاحب موہن لوٹر برما

۲۹ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - مولوی فتح الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ مدرسہ

۲ - منشی غلام محمد صاحب پہلوری شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور مدرسہ

۳۰ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - میان دلدار علی صاحب قصبہ ملہور ضلع کانپور مدرسہ

۲ - محرر کمیٹی مدرسہ بک ڈپو ماہ مئی ۱۹۰۵ء

۳ - ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان فیس مدرسہ، داخلہ، فروخت ادویہ شفاخانہ

۴ - منشی نادر خان صاحب انسپکٹر پولیس نیروبی افریقہ (مدرسہ)

۳۱ - مئی ۱۹۰۵ء

۱ - جماعت دہرم کوٹ بگہ معرفت مولوی فتح دین صاحب قربانی فنڈ

یکم جون ۱۹۰۵ء

۱ - جناب مفتی محمد صادق صاحب قادیان دار الامان مدرسہ

۲ - جون ۱۹۰۵ء

۱ - جماعت احمدیہ پٹیالہ معرفت حافظ نور محمد صاحب مدرسہ قربانی فنڈ

۳ - جون ۱۹۰۵ء (۱) منشی برکت علی صاحب الحکم قادیان مدرسہ (۲) منشی گلزار محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر گڑہ شنکر مدرسہ (۳) جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر دار الامان (قربانی فنڈ) (۴) پرنسپل صاحب کالج قادیان دار الامان داخلہ فیس (۵) مرزا محمد شفیع صاحب سب پوسٹ ماسٹر ٹہٹہہ مدرسہ

۵ جون ۱۹۰۵ء (۱) محرر کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان بک ڈپو ماہ مئی ۱۹۰۵ء (۲) جماعت قصور معرفت مرزا افضل بیگ صاحب مدرسہ (۳) جماعت سنور معرفت حضرت کریم اللہ صاحب مدرسہ (۴) میر محمد رشید صاحب قادیان دار الامان ... (۵) جناب ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان فیس بورڈنگ مئی ۱۹۰۵ء (۶) ابو سعید صاحب - عرب قادیان دار الامان مدرسہ